



تنظیم اسلامی کا ترجمان

18 تا 24 شوال المکرم 1444ھ / 15 تا 24 مئی 2023ء

وُنیا کی محبت

آخرت اور قیامت کے اکار کا ایک بڑا سبب زندگی کی صد سے بڑی ہوئی محبت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿كَلَّا لَيْلَةً تُمْجِدُونَ الْغَايَةَ وَتَنَذِّرُونَ الْآخِرَةَ﴾ (آلہ ۱۶)

"بُرگزینیں اپنکی قوم توگ دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو پچوڑ دیجئے ہوں"

بُرگزینیں گردی کا اصل سبب یہ ہے کہ تم یا جو لوگ محبت میں اگر قدر ہو، اور اس کے پرستار ہیں گے تو "بُرگز" لفاظ "محبت" سے بنتا ہے، اس سے مراد "زندگی" ہے۔ اس لیے کس کا لفظ بھی فوری اور نتھیں ہے اور انسان بھی فوری اور نتھیں۔ اس کی لذتیں بھی بالعمل موجود ہوتی ہیں اور اس کی کامیابی فوری اور نتھیں ہے۔ تم اس عالم سے دل لگانے ہوئے ہو اور آخرت کی زندگی کو ظفر ادا کیا اور فروشنگ کے ہوئے ہو۔ یہاں عالم کا اللہ استھان کر کے اس تھیکت کی جانب توجہ مبذول کر دیجی گئی کہ اس زندگی میں یہ بھی پہنچتے ہیں کہ جو لوگ فوری لذتوں کو پچوڑ دیتے ہیں اور فوری آسانیوں کو تراہ بھیں کر رکھتے ہیں، آنے والے مصائب اور ٹوکرے اور جو اور ادھیش اور ذروری ہیں، آنے والے جس فوری راحت اور رامگوئی سے بھی اور سختی کرتے ہیں، یہاں تک کہ اتوں کو جاگئے جن ہیں اک اپنے ذریعے کیمپ یا اک اپنے ذریعے پاسکیں۔ باقی اسی طرح جو لوگ زندگی کی فوری لذت اور بیش درادت کو تراہ کرتے کے لیے جو لوگیں ہوتے، جو اس عالم (زندگی) کی محبت میں اگر قدر ہو جاتے ہیں اور اس عوامی جو دردار ایک راف کر کے ایک جو کروڑوں جاتے ہیں، جس کا تقبیہ یہ ہے کہ وہ آخرت سے ناقہ، بے نیہیں اور اللہ کی جانب میں کام اور ثابت و خاتمہ کو رکھ جائے گے۔ لیکن کسی کو انسان مفتری جیاتے ہیں، وہ افرادی زندگی میں ایجاد اور تعلیم کا بامداد اور خاتمہ کو فروشنگ کر دیجئے ہیں۔

﴿قُرْآنَ كَرِيمَةَ الْحُكْمِ أَنْبَابٌ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ مِّنْ رَحْمَةِ رَبِّكُمْ

اس شمارے میں

قرآن و سنت کا باہمی اعلان (3)

قرآن مجید سے اعلان: چند.....

ہر شانچ پاؤ بیٹھا ہے.....

جس طرف رکھیے قیامت ہے

انصاف اپنا اپنا

پاکستان بھر انوں کی رو میں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

﴿آیات: 223-221﴾

۲۲۱: ﴿هَلْ أُنَيْكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطِينُ ۚ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ ۲۲۲: يُلْقِوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ لَكِبِيْوْنَ ۝﴾

آیت: ۲۲۱: «**هَلْ أُنَيْكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطِينُ**» ”کیا یعنی تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن پر اتر آکرتے ہیں؟“

اے وہ لوگوں جو بھتھتے ہو کہ یہ قرآن جنات اور خوبیت روحوں کا بنایا ہوا ہے، آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ یہ شیاطین کن لوگوں پر اتر آکرتے ہیں۔

آیت: ۲۲۲: «**تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ**» ”وہ تو اترتے ہیں ہر جھوٹ گھٹنے والے گناہگار پر۔“

یہ تو گویا ”کہد ہم جنس باہم جنس پرواہ“ والا معاملہ ہے۔ یعنی گندے اور خوبیت کردار، دوستی اور قرب کے لیے اپنے جیسے کرداروں ہی کوڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ شیاطین بھی اپنے التفات کے لیے انسانوں میں سے انہی لوگوں کے ساتھ رابطہ رکھیں گے جو گناہ اور بدکرداری میں اپنی مثال آپ ہوں۔

آیت: ۲۲۳: «**يُلْقِوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ لَكِبِيْوْنَ**» ”وَهُوَ الْقَارِئُ يَرْبَغِيْرَهُ سَمِيْعًا بِإِنْسَانٍ مِّنْ مَّا يَرَىٰ“

”ہوتے ہیں۔“

حضرت عائشہؓ نے فرمایا، میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سن کہ فرشتہ عنان یعنی ابر میں اترتے ہیں اور ان میں باہم اس امر کا تذکرہ ہوتا ہے جس کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔ شیاطین (بادلوں تک پہنچ کر) اس بات کو چوری سے سن پاتے ہیں اور کاہنوں کے دلوں میں لا کر ڈال دیتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ سوجھوٹ اپنی طرف سے شامل کر دیتے ہیں۔ (رواه البخاری)



اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَفْرَادَكُادِشِنَ

درس
حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ثَلَاثَةٌ أَنَاخَصِّمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ أَعْظَمَ
بِثَمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرَّاً فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ) (رواه المسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں قیامت کے دن تین افراد کا دشمن ہوں گا۔ ایک تو وہ شخص جس نے میرے نام پر عبد کیا، اور پھر وعدہ خلافی کی۔ و دوسرا وہ جس نے کسی آزاداً دمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیرداہ شخص جس نے کسی مزدور سے مخت پوری لی لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔“

تشريع: اس حدیث میں جہاں عبد کی پادری کا حکم ہے دہاں کسی آزاد شخص کو بیچنے کی بھی ممانعت ہے۔ لوگوں سے اجرت پر کام کرنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن مزدور کی اجرت روکنابری بات ہے۔ مزدور کی پوری مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پسلے دے دینا چاہیے۔

ہدایت مخالفت

تاخذل مخالفت کی بنا فرخانیں ہو پھر استوار
لگنیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا تائب جگہ

تظام اسلامی کا ترجمان نظماء مخالفت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روحانی

18 تا 24 شوال 1444ھ جلد 32
9 تا 15 مئی 2023ء شمارہ 18

حافظ عاکف سعید مدیر مستول

ایوب بیگ مرزا مدیر

فرید اللہ مروٹ ادارتی معارف

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: بشیر احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریلیں، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تظام اسلامی

”دارالاسلام“ میان رود ڈی بنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042-35473375-78 مقام اشاعت: 36-کے نائل ٹاؤن لاہور
فون: 35869501-03 فکس: 35834000
E-Mail: markaz@tanzeem.org
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زیر تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، پاکستان، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرائیٹ: منی آرڈر یا پی آرڈر
مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قوں نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون انگریزی حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تلقین ہونا ضروری نہیں

ہرشا خ پہلو بیٹھا ہے.....

آقائے نامدار ہبیر وہنما حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبی ملشیہ نیم کو دنیا کے جس خطے سے مٹھنڈی ہوا آئی تھی اُس کی کائنٹ چھانٹ سے اسلامی جمہوریہ پاکستان قائم ہوا۔ دین اسلام پاکستان کی بنیاد تھا اور جمہور نے 1946ء میں دوٹ کے ذریعے اس بنیاد پر ایک ڈھانچہ تعمیر کر دیا۔ اسلام اور جمہوریت دونوں حوالوں سے آغاز کے چار (4) سال کوئی ایسے بڑے نہیں تھے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ 1951ء تک ثبت پیش رفت ہوئی تو مبالغہ نہیں ہو گا۔ اس قلیل عرصہ میں قومی اسلامی جو آئیں ساز اسلامی بھی تھی، اُس نے قرارداد مقاصد منظور کی جو ایک بڑی پیش رفت تھی اور انتیں (31) علماء نے بائیکس (22) ناقلاتی دستاویز پر دستخط کر کے اُن عنابر کو دندان لٹکن جواب بھی دے دیا جو اس طرح کا بے ہنگم شور مچار ہے تھے کہ پاکستان میں کس کے ملک کا اسلام نافذ ہو گا۔ پھر یہ کہ جمہوری طرز حکومت کے حوالے سے لیاقت علی خان ایک مستحکم حکومت قائم کرنے میں کامیاب دھکائی دے رہے تھے۔ ایک ایسی نوزاںیہ ریاست ہے تقسیم کے بعد اپنے جائز اثاثے بھی عیار بندوں وصول نہیں ہوئے تھے، اچھے متوازن بجٹ بھی منظور کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔ غیر ملکی قرض نہیں تھے۔ اپنے وسائل سے معاملات چل رہے تھے۔ لیکن پھر جانے کس بدخت کی نظر اس ملک کی آسودگی کو نکل گئی۔

اکتوبر 1951ء میں لیاقت علی خان شہید کر دیئے گئے۔ تب اسلام اور جمہوریت دونوں کو ریورس گیئر لگ گیا۔ نظریاتی سطح پر آہنی پردے حائل کر کے حقیقی اسلام کے نفاذ کا راست یوں روک دیا گیا کہ پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست بننے کی بجائے بعض مسلمانوں کا ملک بن جائے، جس میں اسلام بھیتی نظام نہیں ہو گا بلکہ ایک اسلامی سطح پر کرام مسلمان کو مطمئن کر دیا جائے۔ گویا سیکولر ازم پر اسلام کے کچھ چھینٹے ڈال دیئے گئے یعنی دوسرے عام ممالک کی طرح مملکت خداداد پاکستان میں بھی مذہب کاری اسی معاملات میں خل بند کر دیا گیا۔ انفرادی سطح پر نماز پڑھو، روزے رکھو، زکوٰۃ بھی چاہو تو دے دو، لیکن اجتماعی سطح پر اور law کے حوالے سے زبان بند رکھنا ہو گی۔ 1951ء سے 1958ء تک جمہوری طرز حکومت کو گھنٹتے رہے اور دھکیل کر چلاتے رہے۔ لیکن 1958ء میں اس کی کمر پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ بیچاری آج تک گہری چل رہی ہے۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ اسلام جسے ہمارے نزدیک پاکستان کی روح کا درجہ حاصل ہے اور جمہوریت جو پاکستان کا جسد ہے، دونوں انتہائی کمزور، لاغر اور ضعیف ہو چکے ہیں۔ فضایں گدھے بتابی سے منڈلار ہے ہیں اور نوچنے کے لیے مناسب وقت کے انتظار میں ہیں۔ آئیے مریض کی بنس چیک کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مرض کتنا سوہاں روح بن چکا ہے اور جدد میں کس درجہ سراحت کر چکا ہے۔

اسلام کو ہم نے کتابوں میں بند کر کھا ہے۔ آئیں میں بڑے خوبصورت انداز میں اس کا ذکر ہے۔ اس اسلام کو چوہا اور چانا تو جا سکتا ہے لیکن اس کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ اب تو کوئی اسلامی جماعت بھی اپنے

منشور میں دھڑلے سے یہ کہنے کو تیار نہیں کہ اسلام کو اجتماعی سطح پر بلا شرکت غیرے نافذ کیا جائے۔ انتخابات میں اسلام اب موضوع بحث ہی نہیں ہے۔ رہی بات جمہوریت کی تو اس سے ہمارا تعلق صرف اتنا ہے کہ ہم اسے اقتدار کے لیے بطور سیزی ہی استعمال کرتے ہیں۔

جمہوری طرز حکومت میں ریاست کے تین ستون ہوتے ہیں۔
(1) اسمبلی بطور قانون ساز ادارہ جس کے ارکان عموم منتخب کرتے ہیں۔
(2) انتظامیہ جو اسمبلی کے بنائے ہوئے قوانین کی بنیاد پر اپنی انتظامی قائم کرتی ہے جس میں اولین فریضہ عوام کی خدمت اور ان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ تمام Law Enforcing Agencies اور عکسری ادارے اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ (3) عدالیہ بھی ریاست کا ایک ستون ہے جو آئین اور قانون کی تشریع کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر قانون ساز اسمبلی آئین سے ماوراء ایسا کی منشا کے خلاف کسی ذاتی مفاد میں کوئی قانون بناتی ہے تو عدالیہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کر دے اور اس کے نفاذ کی اجازت نہ دے یا انتظامیہ کسی شہری یا ادارے کے خلاف ایس کا کارروائی کرتی ہے جس کی آئین اور قانون اجازت نہ دیتا ہو تو عدالیہ اس شہری یا ادارے کی مدد کو پہنچتی ہے اور انتظامیہ کو ایسا کرنے سے روکنے کا اختیار رکھتی ہے۔ جمہوری دنیا اس بات پر متفق ہے کہ جمہوریت کے ان تین ستونوں کو اپنے اپنے دائرے میں رہ کر کام کرنا ہوگا۔ کوئی ادارہ پر یہ نہیں ہے بلکہ آئین پر یہ ہے اور آخری فیصلہ عدالت عالیہ کرے گی کہ کس کی domain کیا ہے اور یہ فیصلہ حقیقی ہوگا۔ اس کے خلاف نظر ثانی کی اپیل تو کی جاسکتی ہے لیکن اس کا انکار نہیں کیا جاسکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تمام ادارے اور سیاسی جماعتیں باہم سر بھشوں میں مصروف ہیں۔ سب اقتدار اور قوت کے حصول کے لیے اندھے ہو چکے ہیں۔ کوئی اپنی ذات سے اوپر اٹھ کر کچھ دیکھنے سننے اور کرنے کے لیے تیار نہیں۔ کوئی سیاست دان فوج میں میر جعفر اور میر صادق کی موجودگی بتا رہا ہے۔ کوئی جریل کسی انتہائی مقبول عوامی سیاست دان پر کانا لگا رہا ہے کہ اس کی صورت اقتدار میں آئے نہیں دیا جائے گا چاہے عوام کی بھاری اکثریت اس کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ کوئی سیاست دان اپنے خلاف فیصلہ ہونے پر عوامی جلسوں میں اعلیٰ عدالت کے جھوں پر کھلم کھلانے کچھرا اچھا رہا ہے۔ کوئی نج از خود نوٹس لے کر آدمی رات کو وقت کے وزیر اعظم کو فارغ کر رہا ہے اور کوئی نج اقامہ کا بہانہ بنایا کروزیر اعظم کو ناہل قرار دے رہا ہے۔ کوئی سیاست دان Q.H.G. کے گیٹ نمبر 4 پر تکمیل کائے بیٹھا ہے۔ اسمبلی میں اعلیٰ ترین عدالت کے جھوں سے حدود رجہ



قرآن مجید سے تشاہی: پھر عالمی تحریکات

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ علیہ کے 28 اپریل 2023ء کے خطاب پر جمعیتی تخفیض

تفصیلات معلوم کرنا، نئے مسائل سامنے آجائیں گے تو ان کا حل تلاش کرنا غیرہ شامل ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا، جو اپنی زندگیاں حق کی کھوج میں لگائیں گے انہیں اس تدریک کے کچھ نہ کچھ مو قی مل جائیں گے مگر یہ پیشوازیش کا پہلو ہے۔
دواہتائی رویے:

تفسین نے متفق رائے قائم کی ہے کہ فہم قرآن کے ان دونوں پہلوؤں کو الگ الگ رکھنا چاہیے۔ اگر اس فرق کو مد نظر نہیں رکھا جائے گا تو پھر لوگ صرف ترجمہ پڑھ کر ہی خود کو عالم، مفسر، علامہ، مفتی اور مجتہد سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ انتہائی درست نہیں ہے۔ دوسرا طرف یہ کہنا کہ قرآن کا ترجمہ نہیں پڑھنا چاہیے کہ مراد ہو جاؤ گے یہ انتہائی غلط ہے۔ یہ علماء نے سینکڑوں تراجم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کیے ہیں؟ ایک غیر مسلم ہے، اسے عربی نہیں آتی، اس نے انگریزی، جرمن یا کسی دوسری زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھا، اس کو کچھ سمجھ آیا اور وہ اسلام قبول کر لے تو کیا ہم اس کے قبول اسلام کا انکار کریں گے کہ تم نے ترجمہ پڑھ کے اسلام قبول کیا ہے؟ یہ بڑی عجیب بات ہے اور یہ دوسری انتہا ہے۔ اختلال یہ ہے کہ بنده نصیحت اور رہنمائی کے لیے قرآن پڑھے اور اس پر غور و فکر کرے اور جو نصیحت اور رہنمائی حاصل ہو اس پر ایمان بھی لائے اور عمل بھی کرے۔ اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کتنی سطحیں ہیں اور ان سطحوں پر کس طرح قرآن کی پیروی کی جاسکتی ہے۔

یہاں قرآن نے لفظ ذکر استعمال کیا جس کا مفہوم نصیحت، یاد وہانی اور قرآن کا بنیادی پیغام ہے۔ یعنی نصیحت اور یاد وہانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو آسان کر دیا۔ لیکن سورہ حم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كَيْتَبَ اللَّهُ نَعَذِنَةً إِلَيْكَ مُبِيزًا لَّيَتَذَبَّرُوا أَيْنَهُ وَلَيَتَنَذَّرُوا أَوْلُوا الْأَلْيَابِ﴾ (۱۷۴) (۱۷۵) ”اے نبی ﷺ!“
یہ کتاب جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے بہت بارگست ہے تاکہ وہ اس کی آیات پر تدریکریں اور ہوش مندوگ اس سے سبق حاصل کریں۔“

مرتب: ابوابراهیم

یہاں تدریک کا لفظ استعمال ہوا جس کے معنی ہیں غوغل کرنا۔ اس تعلق سے فہم قرآن کے دو درجے یاد و پہلو ہیں۔ تدریک کا پہلو نہیں آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا سادہ پیغام، بنیادی بدایت اور نصیحت ہمارے سامنے آجائے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، یعنی پیدا کرنے والا کون ہے، وہ ہم سے کیا چاہتا ہے، کن باتوں سے راضی ہو گا، کن باتوں سے ناراض ہو گا۔ قرآن کے اس مسیح کو ایک عام آدمی اور غیر مسلم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور نصیحت پا کر اسلام قبول کر سکتا ہے۔ فہم قرآن کا دوسرا پہلو یعنی تدریک نہیں مشکل، گھبراو تفصیل طلب ہے۔ اس میں ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ پر گہرائی میں جا کر غور و فکر کرنا، عربی اسلوب کے اعتبار سے کلام کرنا، فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے کلام کرنا، پھر و درجید کے مسائل کے لیے قرآن حکیم سے رہنمائی لینا، فقہی مسائل کی

فہم قرآن کے دو پہلو

قرآن حکیم کی مشہور آیت ہے جو سورہ القمر میں چار مرتبہ ہر ای گئی ہے:
﴿وَلَقَدْ يَسَرَّنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِي كُرِّرَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّ كَوْرَ﴾ (۱۷۶) اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے نصیحت اخذ کرنے کے لیے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا!

بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟“
وہ وہنگ رہ گیا اور ایمان لے آیا۔ کیونکہ ماہر
انسانیت کی حیثیت سے وہ بھج گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام
ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایسی بڑا روں مثالیں دنیا میں موجود
ہیں۔ ہم تو پیدائشی مسلمان ہیں۔ قرآن کے وہ وہ
خنہ ہمارے گھروں میں ہیں کیا یہ قرآن ہماری زندگیوں
میں انقلاب نہیں برپا کر دے گا؟ اپنے معاشرے میں
بھی نظر دوز ایسیں تو کتنے ایسے بے عمل مسلمان تھے جن
کی زندگیوں میں قرآن کی بدولت انقلاب آ گیا۔
قرآن پر ایمان تو ہم سب مسلمانوں کا ہے مگر اصل
چیز اس کو پڑھنا، سمجھنا، فتحیت حاصل کرنا اور اس پر عمل
کرنے تھے۔

پریس ریلیز 5 منی 2023ء

سیکورٹی فورس پر دہشت گرد حملوں میں اضافہ انہتائی تشویش ناک ہے

شجاع الدین شیخ

سیکورٹی فورس پر دہشت گرد حملوں میں اضافہ انہتائی تشویش ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیدی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران شامی وزیرستان میں سیکورٹی فورس پر دہشت گرد حملہ میں 6 فوجی جوانوں کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ایک طویل عرصہ تک امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی بنے رہنے کی وجہ سے پاکستان کو ترقی پیدا و دہائیوں تک بدترین دہشت گردی کا سامنا رہا اور بڑی تگ و دوا و قربانیوں کے بعد دہشت گردی کے عفریت پر کافی حد تک قابو پایا گیا تھا۔ انہتائی وکھکی بات ہے کہ خیر پختونخوا کے مخصوص علاقوں میں ایک مرتبہ پھر دہشت گرد سرگرم ہو چکے ہیں جس سے سیکورٹی فورس کے اہلکاروں پر دہشت گرد حملہ بڑھتے جا رہے ہیں اور پاک فوج کے درجنوں سپاہی شہید ہو چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس فتنے کے وبا رہ کیوں سر اٹھا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام الناس اور سیکورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنانے والے درحقیقت صرف پاکستان ہی نہیں، انسانیت کے بھی دشمن ہیں۔ دہشت گردی کی اس انہتائی خطرناک لبر میں ملوث مجرم اور ان کے بیرونی سہولت کا اور پشتی بان درحقیقت پاکستان کے امن و امان کو تاریخ کرنے کے منصوبہ پر عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان فوری طور پر دہشت گردی کی اس وحشیانہ واردات میں ملوث تمام اندروںی و بیرونی سہولت کاروں کو کیف کردار نکل پہنچائے۔ یعنی یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ماضی میں بھی امریکہ اور بھارت کی پشت پناہی سے دہشت گردگر وہ پاکستان کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے شدائد کی مغفرت اور زیموں کی جلدی ساختی کے لیے دعا کی۔

(جاری کردہ: مرکزی شبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اس کا کہنا تھا کہ مجھ سے زیادہ قرآن کے صوتی آہنگ کو کوئی appriicate میزبان تھا اور اس کو قرآن کے مذاق کا تقاضا ہے۔ ہم غور کریں کہ اپنے اوقات میں قرآن کو کیسے شامل کر سکتے ہیں، کیسے اس سے فتحیت اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور دنیا آختر کی جگہ پاکتے ہیں۔ ایسی سیکھوں مثالیں موجود ہیں کہ غیر مسلموں نے قرآن میں تذکرہ اور تدریس کے ذریعے ہدایت کی را پا یا۔ ان میں سے کوئی ادب کی دنیا کا پڑا کر دیتا، کوئی میدیا میکل کے شعبے میں تھا، کوئی بڑس میں تھا، کوئی سامنہ دان تھا لیکن اس کی زندگی کا کوئی واقعہ، کوئی تحریر یا ایسا ہوا جس پر اس نے غور و فکر کیا اور قرآن سے رہنمائی اور ہدایت لی تو وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ کبھی قرآن کی ایک آیت، کبھی دو آیات اور کبھی ایک سورت نے کسی کی زندگی بدل دی۔ علام محمد اسدیار خان پاکستان کی معروف شخصیت ہیں۔ وہ پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے اور مشہور کتاب The Road to Mecca کو تصنیف کی۔ انہیں سورۃ العکاشہ کی پہلی دو آیتوں نے اسلام کی طرف راغب کیا۔ وہ تین کی فرشت کا اس بوگی میں سفر کر رہے تھے۔ مگر آنہم سے کہا کہ فرشت کا اس میں سارے مالدار لوگ سفر کر رہے تھے، لباس بھی عمدہ تھے مگر سارے اداں تھے۔ اتنا مال ہونے کے باوجود وہ مطمئن نہیں ہیں۔ اس پر وہ غور و فکر کر رہے تھے کہ ان کی نظر قرآن پر پڑی، جب کھولا تو سامنے سورۃ العکاشہ آگئی۔ شروع کی دو آیات نے ہی ان کو متاثر کر دیا:

﴿الْهُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ ۚ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِ﴾
”تمہیں غافل کیے رکھا ہے بہتان کی طلب نے! یہاں تک کہ تم قبروں کو پہنچ جاتے ہو۔“
انہیں یقین ہو گیا کہ یہ اللہ کا کام ہے اور اس طرح ان کی زندگی بدل گئی۔

ڈاکٹر حمید اللہ پیغمبریہ بڑی شخصیت تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ اللہ نے بعد میں ان سے بہت کام لیا اور کسی زبانوں میں لیا۔ ایک فرانسیسی ماہر میزبانی ان کے پاس آیا اور کہا میرا میزک کا تحریر ہے اور میں قرآن کے صوتی آہنگ پر دیسرچ کر رہا ہوں لیکن ایک سورۃ (النصر) کی صوتی ترتیب میری سمجھی میں نہیں آرہی۔ ڈاکٹر حمید اللہ پیغمبریہ نے اس کو ایسا جواب دیا کہ وہ اچھل پڑا اور جھوٹ ملنے لگا۔ اس کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا۔

سکولوں کو میں جانتا ہوں جہاں اسلامی کے وقت میں طے کیا گیا کہ 8،7 مئی قرآن پاک کے لیے مخصوص ہوں گے۔ ان سکولوں نے طے کیا کہ ایک طالب علم نے آکر تین چار آیات کی تلاوت کرنی ہے، وہ سرے طالب علم نے آکر ترجمہ کرتا ہے اور پھر پیچرے نے آکر تشریح کرنی ہے۔ انہوں نے اس طرح سڑہ پارے دو سال میں مکمل کر لیے تھے۔ ایسی کچھ مثالیں پاکستان کے دوسرے شہروں کی بھی ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ اسی طرح بعض سکولوں نے کوشش کی کہ صرف اسلامی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے بلکہ قرآن ناظرہ اور ترجمہ کمپلیکس مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔ بعض سکول عربی گرامر بھی پڑھا رہے ہیں۔ ہم ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

تفصیلات درکار ہوں تو ہم آپ کو فراہم کر دوں گے۔ ان شاء اللہ ای طرح پرائیوریٹ کا لجڑی میں بھی یہ کام ہو رہا ہے۔ ایک کالج میں اسلامیات کی پروفیسنسر نے قدم اٹھایا کہ اندر میزیدیت کے طبق اسلامی میں تلاوت بھی کریں گے، کا پندرہ میں منٹ کار یو پوکر والی تھی تھیں۔ الحمد للہ! یہ ممکن ہوتی تھی تو مجھے یا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو بلا کر اس کا پندرہ میں منٹ کار یو پوکر والی تھی تھیں۔

اسی طرح بعض کالجز نے باقاعدہ دروس قرآن کا اہتمام کیا، لڑکیوں کے لیے کسی معلمہ کا تنظیم کیا اور لڑکوں کے لیے الگ کسی معلم کا تنظیم کیا۔ یہ سب ممکن ہے۔ یہ سب کام ہو گا۔ اگر ماں باپ سوچتے ہیں کہ ہماری اولاد صدقہ جاریہ بن جائے، ایک سکول کا مالک سوچے کہ پانچ سو، پچھر روزانہ پندرہ منٹ قرآن پڑھے گا تو صدقہ جاریہ کا لیوں کیا ہو گا۔ اسی طرح کالجز کے انواع اور آنرز ہیں جن کی کافی انتظامیہ ملتی ہے وہ سوچیں کہ اگر اللہ کو راضی کرنا ہے تو کتنا بڑا موقع ہے۔ اگر ایک chain کے اندر دو ہزار کوچھ پڑھ رہا ہے۔ روزانہ قرآن کی تلاوت، ترجمہ اور تشریح کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تو اس معاملے کے ہزاروں پیچے قرآن لیکھ لیں گے اور قرآن کا پیغام ان تک پہنچ جائے گا۔ اس کا قوم کو کتنا فائدہ ہو گا۔ اسی طرح یونیورسٹیز میں خود کی یونیورسٹیز میں درس کے لیے جاتا ہوں، انہوں نے باقاعدہ درس رکھوائے ہیں اور پھر قرآن کی گرامر کی لائز رکھوائیں۔ بعض یونیورسٹیز نے باقاعدہ تجوہ اور پڑھتا ہوں کہ مساجد کو اس طرح استعمال میں لانا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا بزرگ مسجد نبوی میں ہوتا تھا۔ مسجد نبوی کو بیکھیں تو چوبیس گھنٹے کا استعمال تھا۔ ہمارے ہاں قرآن اکیڈمیزی کی مساجد میں جمع کے علاوہ بھی دروس قرآن ہوتے ہیں۔ ایسے دروس قرآن کا اہتمام ہو، خواتین کے لیے باپردا انتظام ہو۔

4- چوتھی سطح: دینی اداروں میں:

بہت سارے دینی ادارے اور دینی اجتماعیتیں ہیں جنہوں نے بہت کام کیا ہے۔ الحمد للہ! مدارس اور دیگر اداروں کا بھی اس میں بہت کردار ہے۔ ہمجن خدام القرآن بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے لاہور میں 1972ء میں قائم کی۔ پھر پاکستان کے کئی شہروں میں انجمن خدام القرآن اور ان کے تحت قرآن اکیڈمیزی اور قرآن سٹریز یا قرآن مرکز کا سلسلہ جاری ہے۔ جن میں کئی کورس بھی کرانے جاتے ہیں۔ سب سے بڑا رجوع ایل القرآن کورس ہے جو خود ڈاکٹر اسرار احمد نے 1980ء کی دہائی میں شروع کیا، اب پاکستان کے کئی شہروں میں جاری ہے۔ لاہور میں کم ممی سے شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح کراچی میں چار مقامات پر اور حیدر آباد میں ایک مقام پر اور کچھ دوسرے شہروں میں یہ کورس ہوتا ہے۔ تفصیلات ہماری ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ ہم اس کی آفر کرتے ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو اپنی دینی تعلیم مکمل کر چکے ہیں، اب وہ آئیں اور دین کا اور قرآن کا بنیادی علم حاصل کر کے بالعمل مسلمان بھی بنئے کی کوشش کریں اور دین کی دعوت اور دین کی اقامتوں کی جدوجہد کا کام بھی کریں۔ اب یہ کوہزاں لائن بھی ہوتے ہیں۔ بڑی دلچسپ بات ہوئی کہ پچھلے سال UK سے کچھ لوگوں نے وہ کورس آن لائن مکمل کیا۔ الحمد للہ! اسی طرح تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے تحت شام کے اوقات میں بھی ہم کچھ کوہزاں آفر کرتے ہیں۔ ہفت اتوار کو بھی بعض مرتبہ کچھ کوہزاں آفر کرتے ہیں۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن سے جوڑا جائے۔

5- پانچویں سطح: عصری تعلیمی اداروں میں:

”آپ ﷺ نے قرآن پڑھتے اور قرآن کے ذریعے لوگوں کو تذکیرہ فرماتے تھے۔“ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس سنت کو زندہ کیا اور اب تنظیم اسلامی کے مدربین اور علماء خطبات سے جوڑنے کا تصور نہیں تھا لیکن اب الحمد للہ یہ سلسلہ کئی عصری تعلیمی اداروں میں چل رہا ہے۔ الحمد للہ! بعض ایسے

3- تیسرا سطح: مساجد:

مسجد اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔ مخصوص جماعت کے دن تو کروڑوں مسلمان بغیر کسی اشتہار یا اعلان کے آرے ہے ہیں۔ جمعہ کے خطبہ کا مقصد ان لوگوں کو قرآن سے جوڑنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول احادیث میں بیان ہوا:

((کان يقراء القرآن و يذكر الناس))

”آپ ﷺ نے قرآن پڑھتے اور قرآن کے ذریعے لوگوں کو تذکیرہ فرماتے تھے۔“ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس سنت کو زندہ کیا اور اب تنظیم اسلامی کے مدربین اور علماء خطبات سے جوڑنے کا تصور نہیں تھا لیکن اب الحمد للہ یہ سلسلہ کئی عصری تعلیمی اداروں میں چل رہا ہے۔ الحمد للہ! بعض ایسے

بہر حال آئین کے آریکل 31 میں لکھا ہوا ہے کہ بھی ذمہ داری ہے، اُن سے بھی کل سوال ہوگا۔ اسی طرح وقت کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے موقع فراہم کریں۔

پاٹھ سازی ہے پاٹھ کروڑ پچھوٹوں میں ہے، ذیزدھ کروڑ سکولوں سے باہر ہے، لاکھوں یونیورسٹیز میں ہیں۔ یہ 60 فیصد یوتحج اگر قرآن سے گزر جائے تو کتنا چھا کام ہوگا۔

ریاست کی سطح پر ایک متفق علیٰ ترجیح بھی موجود ہے جس پر تمام مکاتب فکر کے علاوہ کاتفاق ہے۔ اللہ کرے کہ وہ پراس آگے بڑھے اور واقعتوہ اپنی روح کے ساتھ آگے چلے۔ میں نے جمع کے خطبے میں ذکر کیا تو مشاء اللہ و متن ساتھیوں نے رابطہ کیا کہ اور کہا ہم بات آگے چلا گیں گے۔ اللہ ان کو جزاً خیر دے۔

بہر حال ان آٹھ سطحوں سے قرآن کی بات چلتا شروع ہو جائے تو اپ سوچنے کی یہ بیارا پاکستان اور لکھنؤ پیارا ہو جائے گا۔ یہاں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کئی شبکت تبدیلیاں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک سے تعلق کی مضبوطی اور فہم قرآن کے حوالے سے آج سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

بھی ذمہ داری ہے، اُن سے بھی کل سوال ہوگا۔ اسی طرح سو شش میڈیا پر تنظیم اسلامی کے مختلف پلیٹ فارمز سے قرآن کے پیغام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، ویگردنیٰ حلقوں کے لوگ بھی یہ کوشش کر رہے ہیں۔ میڈیا کا ثابت استعمال کر کے دین کی خدمت کی جاسکتی ہے۔

8۔ آٹھویں سطح: ریاست کی سطح پر:

آئین کی پاسداری بالکل ہوئی چاہیے۔ آئین کا تقاضا ہے کہ انتخابات وقت پر ہوں، بہت اچھی بات ہے۔ مذاکرات بھی ہو رہے ہیں، ہونے چاہیں لیکن یہ جو انتشار اور یہ جانی کیفیت ملک میں چل رہی ہے اور معاشری اہمیٰ اپنی انتباہ کو پہنچی ہوئی ہے، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے جس نظریہ کی بنیاد پر ملک حاصل کیا تھا اس کو عملی ٹکل نہیں دی۔ ہم جس جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جو سیاسی سطح پر شعور انسانی کی معراج بھی جاتی ہے اس کی جزاً اور بنیاد ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کی تعلیم سے ملے گی۔ ہمارے دین نے مشاورت کی تعلیم عطا فرمائی، اس کو سامنے رکھیں گے تو ملکی سالیت ہمیں میر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اس میں آسانی پیدا فرمائے۔

6۔ چھٹی سطح: تجارتی ادارے:

کاروباری ادارے ہیں، کمپنیز اور فائلز ہیں۔ ان میں بھی دروس قرآن ہوتے ہیں، میں خود درس دینے جاتا رہا ہوں۔ ایک ادارے کے مالک نے ایک عالم کی خدمات حاصل کیں کہ نماز ظہر کے بعد تین چار آیات کی تلاوت، ترجیح اور تشریح کرنی ہے۔ مالک سمیت سارا طاف پندرہ منٹ قرآن سنتا ہے۔ ساڑھے تین سال میں قرآن کی تجھیں ہوئی، انہوں نے celebrate کیا۔ ایک دوسری ترین ٹنگ کمپنی ہے ان کے ہاں تین مرتبہ دس سال میں قرآن حکیم کی تجھیں ہوئی۔ ان کا سارا طاف وہاں ہیڈ آفس آتا تھا، ان کو چائے پلاتے تھے پیزایہ بھی کھلاتے تھے۔ آزاد بھی میثاق تھا۔ آزار اس طاف نے تجربہ بیان کیا کہ ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین!

یہ سب ممکن ہے۔ اسی طرح ایسے لوگوں کو میں جانتا ہوں جن کو کمپنی نے ڈیوٹی کے دوران اجازت نہیں دی لیکن انہوں نے پونے نو سے لے کر 9:59 تک درس قرآن کا سلسہ شروع کیا، ذھانی سال میں قرآن کی تجھیں ہو گئی۔ اسی طرح آذٹ ٹرینریز تھے، ظاہر ہے آذٹ فرم توجہ ازٹ نہیں دے لیں گے لیکن انہوں نے سو آٹھ بجے سے 27:8 تک قرآن کے درس کا سلسہ شروع کیا۔ یہ ساری مشاہیں آج کے دور میں موجود ہیں۔

7۔ ساتویں سطح: میڈیا پر

میڈیا میں فرنٹ لائن سیملائنس چینبر بھی ہیں اور اب تو سو شش میڈیا ہے۔ اگرچہ بہت کچھ بگاڑ اور فساوی بھی ہے، جتنا بھی اتنا کام ہے لیکن اگر ہم دینی و فقار کو سامنے رکھتے ہوئے استعمال میں لایکس تو فائدہ ہو گا۔ میڈیا والے برس کیوں کے لوگوں کی پروڈکٹس بیچنے کے لیے، فلموں، ڈراموں کو پرموٹ کرنے کے لیے اشتہارات چلاتے ہیں، کیا عجب کہ اسی فیلڈ سے کوئی اللہ کا بندہ درس قرآن کا اشتہار بھی اپنے چیلن پر چلا دے۔ میڈیا میں محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے بیرون کارکھی ہیں، ان کی

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

”جامع مسجد ابوکبر صدیق“ سعد اللہ جان کالوں، عقب (Admor) (ایڈیور پر ڈول پسپ زمداد مصائب زادہ پیلک سکول، پرانا حاجی کیپ، جنی روڈ، پشاور، ”میں 21 تا 27 مئی 2023ء (بروز اتوار نماز عصر تابر و روز نماز ظہر)

میڈیا انتہائی ترقیتی کمریں

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم ترقیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باتی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا ایک:

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

لور زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

26 تا 28 مئی 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تابر و روز اتوار نماز ظہر)

امراض انتہائی و معاویہ نتائجی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر باتی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا ایک:

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشوی سطح پر) ☆ نجات کی راہ، سورۃ العصر کی روشنی میں

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔ (موم کی مناسبت سے بتر ہمراہ لا ایک)

برائے رابطہ: 0334-8937739/091-2262902

المعلم: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

قرآن اور سنت کا باہمی تعلق (3)

ڈاکٹر اسمار احمد

یہ مضمون باقی تھکیمِ اسلامی ڈاکٹر اسمار احمد کے انجمن کے سالانہ اجلاس منعقدہ 1984ء کے موقع پر صدارتی خطاب کا خلاصہ ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس کو قارئین ندانے خلاف کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

فتاویٰ انکار سنت کی بنیاد پر

بعد بھی ہماری تاریخ میں اسی بنیاد پر فتنہ اشتبہ رہے میں۔

بر عظیم پاک و ہند میں انکار سنت کا جو فتنہ اتنا

ہمارے پاس انکار سنت کا فتنہ بڑا قدیم ہے۔

در اصل اس کی جزیں مشرق اور مغرب کی دو تہذیبیوں کا

تصاصد ہے۔ ایک ہماری اپنی پرانی تہذیب ہے اس کی

اپنی روایات میں اس کے کچھ شعائر ہیں اس کی کچھ باقی

ہے اس کی زور سالت اور سنت پر پڑتی ہے۔ آپ یہ جان

کر جو ان ہوں گے کہ مسیلہ کذاب کا فخر ہے تھا: کفانا

اسی میں فتنہ کیا اور ہم پر حکمران ہوا تو وہ ایک نی

ہدایۃ القرآن: "بَمِنْ صَرْفِ قُرْآنِكَ بِكَفَانِي

تہذیب لے کر آیا۔ چنانچہ دو تہذیبیوں کا تصاصد شروع ہوا

اور ہمارے پاس ابتدائی میں دو رائے میں بن گئیں۔ ایک

رائے کے سب سے بڑے قائل اور اس کو پیش کرنے

والے سیداً حمد خان تھے۔ انہوں نے مسلمانوں سے

خلوص و خلاص کی بتا پر ان کی بہتری کے لیے یہ رائے

سامنے رکھی کہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انگریزی

پڑھیں، انگریزی علوم سیکھیں، انگریزی تہذیب اختیار

کریں اور انگریزوں کے قریب ہو جائیں بلکہ ان کے

الفاظ یہاں تک نقل کیے گئے ہیں کہ میں صرف چیزی کی

رگلت کے سوا (یوں) اس پر تو ہمارا قابو اور اختیار نہیں

ہر چیز میں انگریز ہو جانا چاہیے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ کہ

ان کے سامنے تو قومی مسابقت تھی کہ ہندو ہیزی سے آگے

بڑھ رہا ہے اور اگر ہندو نے آگے بڑھ کر انگریز کے ساتھ

اپنا معلم کر لیا تو مسلمان یہاں اچھوت بن کرہ جائیں

گے اور ان کا کوئی دنیاوی و سیاسی مستقبل نہ رہے گا۔ وہ

چونکہ بیادی طور پر قومی رہنمائی تھے اس لیے انہوں نے یہ

تجھیز پیش کیا۔ وہ سری طرف علمائے کرام تھے جن کا اپنا

ایک طرز عمل تھا اور وہ اس پر آڑ گئے کہ ہم قال اللہ اور

قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کے دامن سے وابستہ رہیں گے۔ بعد

میں جب بھی فتنہ اٹھا اسی بنیاد پر کھلی بھی بھی

نعرے تھا: حسبہنا کتاب اللہ "ہمارے لیے اللہ کی کتاب

کافی ہے۔" یعنی میں صرف کتاب اللہ چاہیے اس کے سوا

کچھ نہیں چاہیے، ہم تو صرف اسی کی پیروی کریں گے۔ یہ

ہماری امت کی تاریخ میں عظیم ترین فتنہ تھا۔ پھر اس کے

ایک غالب تہذیب تھی جو حکمرانوں کی تھی۔

حکمرانوں سے مرعوب ہیت ویسے ہی ہوتی ہے، لہذا لوگ اس

تہذیب کی طرف لپکے۔ پھر کچھ لوگوں نے دیکھا کہ اس

سارے معاطلے میں جور کا واثق بنتی ہے وہہ سنت رسول

اور حدیث رسول۔ ان کا خیال تھا کہ قرآن مجید کی تو ہم

کچھ نہیں کچھ تاویل کر لیں گے اس کے کچھ کچھ حقیقیت سے

نہ کمال لیں گے۔ مثلاً حضرت موسیٰ طہ (ع) سے کہا گیا کہ:

«إِنَّهُ رَبُّ تِعْصِمَ الْبَخْرُطِ» (الثُّرَاءٌ: 3)

"ما راویا نعاصی سمندر پر۔" "اب ضرب" کے مختلف معنی

ہیں۔ اس کا معنی زمین میں پلانا پھر ناجی ہوتا ہے اور مارتا

بھی۔ اس مجزہ کے بارے میں جدید اسنادی عقایق پسندی کے دور میں ہم لوگوں سے یہ کہیں کہ ہم یہ

ماننے ہیں کہ حضرت موسیٰ طہ (ع) کا عاصی سمندر پر پڑا اور وہ

پھٹ گیا؟ لہذا اس کی کوئی تاویل کی جائے کوئی کوئی کوئی ایسا ترجیح

کیا جائے جو سامنے کے لیے قابل قبول ہو۔ اسی طرح

جنات کے بارے میں ہم یہ کہیں کہ دیں کہ ان کا بھی کوئی وجود ہے وہ غیر مرئی (invisible) ہیں اور آگ سے

بے بنی؟ ان کے نزدیک یہ بڑی مشکل بات تھی کہ وہ

جدید تعلیم یافت ا لوگوں کے سامنے یہ باتیں کہیں۔ لہذا ان

کی ایسی تاویلات کی گئیں جو جدید مغرب زدہ اذبان کے

لیے قابل قبول ہوں۔ حدیث کا عالماء یہ تھا کہ اس سے

ہماری تہذیبی روایات ہی تھیں اور اسی نے ہمیں زندگی کا

نقشہ دیا تھا لیکن اس وقت یہ کہہ دیا گیا کہ اس کی زیادہ

ضرورت نہیں، ہمیں تو صرف قرآن ہی کافی ہے۔

یہ فکر ہمارے پاس رفت رفت پھیلتا چلا گیا۔ البتہ اس

وقت و چیزیں ایسی تھیں جن کی بتا پر فکر زیادہ نہیں پھیلا

صرف ہمارے پاس ایک اونچا طبقہ تھا جس تک یہ محدود رہ

گیا۔ اس کی ایک وجہ توجیہ تھی کہ ابھی مغربی تہذیب و تمدن

سے ہمارا براہ راست رابط بہت کم تھا۔ لوگوں کی مغرب

میں آمد و رفت بہت کم تھی۔ وہ سے یہ کہ وہاں سے جو

آئے ہوئے تھے وہ ہمارے حکمران تھے جو غاصب تھے

اور ہم ان کے مکحوم تھے لہذا افطری طور پر عوام کے دلوں

میں ان کے خلاف نفرت موجو تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کم ہی

لوگ تھے جنہوں نے اس تہذیب کو اپنایا جبکہ عوام کی

اکثریت اپنی تہذیب اور روایات پر قائم رہی۔

تہذیبیوں کا یہ تصاصد سب سے پہلے شدید ترین

صورت میں ترکی میں سامنے آیا اس لیے کہ وہ تصاصد

مشرق اور مغرب کے مابین پل کی حیثیت رکھتا ہے۔

9 ندانے خلاف لاہور 24 شوال المکرم 1444ھ/ 15 اگسٹ 2023ء

گی۔ کہیں اس سے بھی آگے پل کر کہا جائے گا کوئی حدیث معیار پر پوری نہیں اتر رہی۔



ایک بڑے عالم دین کا یہ بیان بھی اخبارات میں آ گیا کہ نصوص کے اندر بھی اجتہاد ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اہل حدیث مکتب فکر کے آدمی ہیں۔ یہ ساری چیزیں آپ گنتے جائیں۔ درحقیقت یہ وہی ”وہ تہذیب مکارا اور قصاص“ ہے۔ اس میں جو چیز بھی جہاں پر بھی رکاوٹ فتنی نظر آتی ہے کہیں اس کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ فلاں چیز قرآن میں نہیں ہے اور عدالت کی اہمیت شانوںی نظر آئے

نوث: اس مضمون کی پہلی نقطہ اسی سال کے شمارہ نمبر 10 اور دوسری شمارہ نمبر 11 میں شائع کرچکے ہیں۔ اب اس کی تیسرا نقطہ شمارہ 18 میں پیش خدمت ہے۔

امیرِ حکیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(20 تا 22 اپریل 2023ء)

جمعرات (20-اپریل) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمع (21-اپریل) کو قرآن اکیڈمی ڈیفس کراچی میں اجتماع جمع سے خطاب کیا۔ قرآن اکیڈمی ٹیکنیکن آباد میں رات گزاری، اور حاضرین سے دورہ توجہ قرآن کے انداز میں منتخب مقامات قرآنی کا بیان کیا۔

ہفتہ (22-اپریل) کو قرآن اکیڈمی ڈیفس میں عید الفطر کی نماز پڑھائی اور اجتماع عید سے خطاب کیا۔
نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

چنانچہ خالدہ ادیب خانم کے زمانے سے جو مضمونیں لکھے گئے اور اتنا ترک نے جس طرح کا معاملہ کیا یہ تہذیب مغرب کی بالادی تھی۔ پھر بحیرہ روم کے صالح کے ساتھ واقع عرب ممالک شام، فلسطین، مصر اور روما کو اس کی زندگی آئے۔ اس کو یوں سمجھتے کہ بحیرہ روم ایک محلہ کی مانند ہے۔ اس کے ایک طرف یورپ اور دوسری طرف یہ سارے مسلم ممالک ہیں۔ ان کی مغرب میں آمد و رفت چونکہ بہت تھی الہادی مغربی تہذیب کا اثر ان پر سب سے پہلے اور بہت زیادہ ہوا۔ ہمارے ہاں تو سات سمندر کا فاصلہ شمارہ ہوتا تھا، شاذ ہی لوگ وہاں جاتے تھے۔ زیادہ تر تو پڑھنے والی جاتے تھے اور جو وہاں سے واپس آتا تو اس کے بارے میں مشہور ہو جاتا کہ ”کرستان“ ہو گیا ہے۔ عام لوگوں کا اتنا زیادہ رابطہ نہیں تھا۔ چونکہ یہ باہر کے لوگ تھے جو آ کر ہم پر حکمرانی کر رہے تھے، اس لیے ان کے ساتھ نفرت کا معاملہ بھی تھا۔

ہندزکرہ بالادیون عوامل (factors) تقسیم ہند کے قریب آ کر اور آزادی کے بعد ختم ہو گئے الہادی بند کھل کیا۔ اب ایک طرف تو لوگوں کی مغرب میں آمد و رفت بے پناہ ہے۔ ہماری نوجوان نسل کا ایک بڑا حصہ جو وہاں جاتا ہے وہاں سے مٹا شہر ہو کر آتا ہے۔ ان کے رنگ میں رنگ آ رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ انگریز کے جانے کے بعد اس کی جگہ اب وہ دیسی انگریز حکمران ہیں جو سوریہ کے قول کے مطابق صرف چہری کے دیسی ہیں باقی اپنی تہذیب، اپنی تربیت، اپنی شخصیت اور ذہنیت کے اعتبار سے بالکل یورپی ہیں۔ اب وہی ہماری ملکیت کے علی عہد بیداران ہیں وہی ہماری سول بیو روکری کے سب سے اوپنے ستون ہیں الہادیہاں مغربی تہذیب کی بالادی کا معاملہ بہت تیزی کے ساتھ ہوا ہے۔ ہمارے ہاں اس وقت جو مسئلے کھڑے ہو گئے ہیں ان کی بنیاد میں وہی تہذیب یوں کھڑا ہے۔ دیت کا مسئلہ ہو شہادت کا مسئلہ ہو یا سترہ جناب کا مسئلہ ہو ان کی بنیاد میں وہی نظریہ مساوات، مدد و نزاں ہے جو یورپ سے آیا ہے۔ یہ وہی دو تہذیبیں کا لکڑا وہی جو آپ کو اب نظر آ رہا ہے۔ میں نے تو ایک خط بھی پڑھا تھا جو ”پاکستان ناگزیر“ میں شائع ہوا تھا، جس میں مکتب تکارنے والیاں تک لکھ دیا کہ قرآن کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعیت عورتوں کو شانوںی پوزیشن الٹ کرتا ہے، الہادیہمیں اجتہاد کا کوئی ایسا اصول اپنانا ہوگا جو قرآن سے بھی اوپر چلا جائے۔ آج اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ بھی کہنے والے موجود ہیں۔ پھر ہمارے

گوشۂ انسداد و سود

لاجعہ عمل

حکومت کے لیے لاجعہ عمل:

(الف) فوری عملی اقدامات:

1۔ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے باہمی قرضوں نیز وفاقی حکومت کے ائمیٹ ہنک سے لیے گئے قرضوں پر سودوفوری طور پر ختم کر دیا جائے اس لیے کہ اس سے آمدن اور اخراجات پر مجملہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

2۔ نیم سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں جیسے واپڈا، ریلوے، جیسے اداروں کو جو قرضے حکومت نے دیے ہیں انہیں فوری طور پر ایکوئی میں تبدیل کر دیا جائے۔

3۔ حکومت کی بچت اسکیوں کے تحت حکومتی قرضوں پر مشتمل ہر نوع کے کھاتوں، بانڈز، سرٹیفیکیٹس اور سیکیوریٹیز وغیرہ پر سودا ادا کرنا فوراً بند کیا جائے۔ نیزان قرضوں کے اصل زر ادا کرنے کے لیے مناسب لاجعہ عمل کا اعلان کیا جائے۔

بخواہ! ”سود: حرمت، خبائی، اشکالات، از حافظ انجینئرنگز نویڈ احمد

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 377 دن گزر چکے!

1971ء میں بھی ہم نے ہمارا کام کے قیمت کو تعلیم نہیں کیا تھا تو اگر دلخواست ہو گیا تھا
اپ کی پارائیک قدم ہریڈاگے پڑھ کر ہم انتخابات میں نہیں ہوتے تو ہے یا یوب میگ مریڈا

مسئلہ وہاں سے شروع ہوتا ہے جب نااہل لوگ اعلیٰ عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں،
ہمارے تمام شعبوں اور اداروں میں اہلیت، عدل اور انصاف کی کمی ہے: رضاۓ الحق

پاکستان بھرانوں کی زد میں کے موضوع پر
حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ یگاروں کا اظہار خیال

میرزاں: دیکھوں
ایڈ جسٹ کر لیا جائے گا۔ یا اسکل ہرگز اس بات کی
اجازت نہیں دیتا کہ آپ کہیں کہ کیونکہ اب نہیں ہوا الہدا
وہ ماہ بعد ہو گا بلکہ وہ کہتا ہے کہ اگر اب نہیں ہوا تو فوراً ہو گا
چاہیے۔ اگر کوئی اور وجہ ہے تو وہ پریم کورٹ کے سامنے
لائی جائے۔ اگر پریم کورٹ تسلیم کر لے تو محکم ہے۔

سوال: سیاسی جماعتوں کی باہمی مشاورت سے جو
تاریخ بھی طے پاتی ہے تو آپ کے خیال میں یہ معاملہ
پریم کورٹ میں جائے گا اور پھر پریم کورٹ انداز فس
کرے گا ایکشن کا انعقاد فлас تاریخ کو ہو؟

ایوب بیگ مرازا: یہ پریم کورٹ نے ہی آپشن دیا
ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پریم کورٹ آئین اور اپنے فیصلے
سے تھوڑا سا آگے بڑھ کر سیاستدانوں کو موقع دے رہا ہے
کہ وہ آپس میں مل کر طے کر لیں کہ ایکشن ایک ہی دن
کروانے میں یا الگ الگ کروانے میں لیکن آگر آپ کوئی
فیصلہ نہیں کر پاتے تو پنجاب کے انتخابات 14 میں کوئی

ہوں گے۔ ایکشن کیشن کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ
ایکشن کو 14 میں سے آگے لے جاسکے۔ البتہ وہ یہ سکتا
ہے کہ اتنے بعد وہ وقت میں پرمنٹ مکمل نہیں ہو سکتی الہدا
مزید چند دن کا وقت دیا جائے۔ اس سے زیادہ ایکشن کیشن
انتخابات میں تاخیر نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر پریم کورٹ نے

خود کہا ہے کہ سیاستدان مل کر فیصلہ کر لیں کہ ایکشن ایک
ساتھ کرنا ہے، اگر ایک متفقہ دن کا تعین ہو جاتا ہے تو
ایکشن کی درخواست پر پریم کورٹ اس میں چند دن
کا اضافہ کر دے گا بشرطیک پریم کورٹ ضروری سمجھے۔ لیکن
اگر سیاستدان متفقہ فیصلہ نہیں کرتے تو پھر پریم کورٹ مجبور
ہے، اس نے آئین کا ڈنڈا چلانا ہے۔

سوال: حادیمیر نے مسئلہ کشیر پر جزل بوجہ کے حوالے

پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ ہمیں یہی احساس ہوا چاہیے کہ ہم انتباہی
نازک موڑ سے گزر رہے ہیں۔ 1971ء میں بھی ہم نے
عوام کے قیسط کو قول نہیں کیا تھا تو ملک دلخت ہو گیا۔ اس
مرتبہ ہم ایک قدم آگے ہیں کہ ہم آئین کو باہی پاس کر کے
ایکشن میں نہیں ہونے دے رہے۔ آئین میں واضح لکھا

ہے کہ وقت پورا ہونے سے پہلے آگر آپ نے اس بیان
توڑی میں تو آپ کو 90 دن کے اندر ایکشن کرنا پڑیں گے
چل رہی ہے کیونکہ عوام نے تجھیم چینچ کا فیصلہ قول نہیں کیا۔
اس واقعہ کے اگلے ہی دن عوام سڑکوں پر آگئی تھی حالانکہ

کسی نے کوئی تحریک شروع نہیں کی تھی اور نہ کسی نے کچھ
روز میں ایکشن کرنے پڑیں گے۔ یہ آئین کا بالکل واضح
اور صاف فیصلہ ہے۔ پریم کورٹ نے آئین کے مطابق
فیصلہ دے دیا اب اس فیصلے کو نہ مانا آئین کے مطابق
کھلوڑا ہے اور یہ ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والی بات
ہے۔

سوال: انتخابات کے انعقاد کے لیے اس وقت سیاسی
جماعتوں کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں اور عمران
خان بھی انتخابات کو 14 میں سے آگے جوں تک لے
جائے پر تیار ہو گئے ہیں تو کیا اس طرح عمران خان بھی
پریم کورٹ کی حکم عدوی نہیں کر رہے؟

ایوب بیگ مرازا: ایک ہے انتخابات کو گھیٹ کر
آگے لے جانا اور ایک ہے یہ اعلان کر دینا کہ ایکشن فلاں
وقت پر ہوں گے۔ ان دونوں باتوں میں فرق ہے۔
آرٹیکل 254 ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا کہ آپ کہتے
فلاں دن نہیں ہو گا، فلاں دن ہو گا۔ آرٹیکل 254 کہتا ہے
کہ اگر ایکشن ناگزیر و جوہات کی وجہ سے آگے چلا گیا ہے
کہ پریم کورٹ کا فیصلہ مانا جائے۔ یہ کہنا کہ ہم
پریم کورٹ کے فیصلے کو نہیں مانتے یہ پاکستان کی تاریخ میں

مرقب: محمد فیض چودھری

انوئیں نیکیش ضرور ہوئی چاہیے۔

سوال: امیر جماعت اسلامی سینئر سراج الحق صاحب جو باقی سیاسی جماعتوں پر سخت تقدیر کرتے تھے اور موجودہ ملکی حالات کا ان کو ذمہ دار قرار دیتے تھے آج وہ انہی سیاسی جماعتوں میں مذکور کرات کرو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں انہیں یا بخدا اس کے نہ دیا؟

ایوب بیگ مرزا: پہلی بات میں یہ عرض کرو دوں کہ سراج الحق صاحب میرے نزدیک انتہائی نیک اور شریف انسان ہیں۔ وہ اسلام اور پاکستان سے تعلق ہیں اس لیے وہ ملک کو بھرپوری کیفیت سے نکالنے کے لیے یہ سب کر رہے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں انہیں اس معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے تھا کیونکہ یہاں مقتدر قوتوں کی مرضی کے بغیر کوئی معاملہ سیل نہیں ہو سکتا۔ اگر سراج الحق صاحب یہ کوشش مقتدر قوتوں کے اشارے پر کر رہے ہیں تو یہی نظر میں بری بات توبہ بھی نہیں لیکن پھر یہ کہا جاتا کہ سراج الحق صاحب استعمال ہو رہے ہیں۔ اب فرمائیں کہ درمیان مذکور کرات ہو رہے ہیں لیکن سراج الحق صاحب کا کہیں نام نہیں ہے۔

سوال: سراج الحق صاحب کی سادگی جیسے آپ نے فرمایا وہ بالکل واضح ہو رہی ہے کہ ایک طرف آپ ان تینوں جماعتوں کو تمام خرابیوں کا ذمہ دار قرار دے رہے ہیں اور پھر آپ ان کے درمیان صلح بھی کروانا چاہ رہے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: وہ ان پر تقدیر کرتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں کہتے کہ ان پارٹیوں کو ختم کر دیا جائے۔ وہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے نیک خواہش رکھتے ہیں۔ البتہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں وہی کچھ ہوتا ہے جو مقتدر قوتوں چاہتی ہیں۔ جس پارٹی پر ان قوتوں کا دست شفقت ہوتا ہے وہ بڑی بھی ہو جاتی ہے اور اچھی بھی ہو جاتی ہے۔ پھر وہ وقت اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ اے پی سی بانی جائے۔ حالانکہ درجنوں اے پی سی میں نے اپنی زندگی میں دیکھی ہیں کسی کا کوئی مشتبہ تجھ نہیں تکلا۔ بہر حال ہم ان کی سادگی اور اخلاص پر ان کو خراج تھیں پیش کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ ان باتوں میں نہ پڑیں تو بہتر ہے۔

سوال: پاکستان کی ماضی کی تاریخ اور حال کے واقعات سے تو پوچھو گئے کہ پاکستان کا آئینہ ایسی ایک دستاویز بن چکی ہے جس پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ چاہے جمہوری حکمران ہوں یا فوجی آمرودہ۔

حوالے سے ہمارا ایک اصولی موقف شروع سے تھا لیکن اب جو افادہ ہے ریکارڈ خبریں آرہی ہیں کہ مودی سے ذیل کر کے کشمیر کے مسئلے کو بھی یہیں سال تک فریز کرنے کا جزو تھا۔ یہ پاکستان کی آفیشل سٹیٹ پالیسی کے خلاف تھا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مودی سے ذیل کروکر شاید نوبل پرائز حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

سوال: یہ خبر تو جو ثابت ہوئی ہے کہ مسئلے کشمیر پر انہوں نے سیز فائز کروا دیا تھا۔ یہ خربتوں کے حق میں جاری ہے؟

رضاء الحق: اس میں کوئی تکشیف نہیں کہ یہ فائز کروایا۔ اس سے پہلے کشیدگی زیادہ تھی۔ خاص طور پر پلہاما و احمد کے بعد کشیدگی بڑھ گئی تھی جب بھارت نے مبینہ شرعاً نیک کیا اور جواب میں پاکستان نے بھی بھارتی طیارے گرانے۔ اس وقت آری چیف قریب جوادیہ باجوہ

یوں محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کا آئینہ اسی ایک دستاویز بن چکی ہے جس پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ چاہے جمہوری حکمران ہوں یا فوجی آمرودہ موم کی ناک کی طرح آئینے کو اپنی طرف موڑ لیتے ہیں۔

صاحب تھے۔ پھر 15 اگست 2019ء کو بھارت نے ایک اور ظلم کیا کہ آریکل 370 اور 351 کو ختم کر کے کشمیر کو بھارت میں ضم کر دیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک پاکستان کا آفیشل موقف یہی رہا ہے جب تک بھارت کشمیر کی آئینی حیثیت بحال نہیں کرتا پاکستان بھارت کے ساتھ تعلقات بحال نہیں کرے گا۔ پھر اسرائیل کے ساتھ مبینہ تعقات کے حوالے سے بھی خیریں سامنے آئیں۔

کچھ صحیفوں نے کہا کہ میانگین ہو کر تھیں۔ اس حوالے سے ہم واضح طور پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آئینے کے مطابق دزیر اعظم چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے۔ اگر عمران خان کے دور حکومت میں یہ سب باتیں ہوئی ہیں تو اس کے ذمہ دار عمران خان بھی ہیں۔ ظاہر ہے ان کے علم میں ہوں گی۔

انہیں اس پر پڑتے اپ کا دل دینی چاہیے جیسے کیا کم از کم خواہم کو اعتماد میں لیتے۔ اگر یہ سب نہیں کر سکتے تھے، ظاہر ہے افتدار کی وجہ سے مجروب یاں ہوئی ہیں تو پھر ایکٹیشن والے ساتھ ہم تعقات کم کرتے رہے اور چین اور روس سے بڑھاتے رہے۔ اسی طرح بھارت اور اسرائیل کے

سے جو باتیں کی ہیں اس سے بہت سے سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ آپ کی نظر میں اس میں کتنی بھائی ہے اور یہ بھی بتائیے کہ عمران خان کے دور حکومت میں کیا جزو باجوہ مسئلہ کشمیر پر حکومت کے ساتھ ایک چیز پر نہیں تھے؟ **رضاء الحق:** حامد میر سے پہلے جوادیہ چودھری نے بھی اپنے ایک مضبوط میں اس حوالے سے لکھا تھا جس کی کچھ باتوں کا حوالہ حامد میر نے بھی دیا ہے۔ اصل مسئلہ امامتیں اہل امامت کے پردہ کرو۔

پھر اس کے بعد اسی آیت کے آگے یہ بھی حکم ہے کہ: عدل کے ساتھ احکام نافذ کرو اور عدل کے مطابق ہی فیصلے کرو۔ اسی طرح آپ نے سورہ الحزادہ کی آیت 70 اور 71 کا حوالہ دیا۔ اس میں بھی ایک اور بیرائے میں ایک حکم بڑا واضح طور پر مسلمانوں کو اور تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہے: ”اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات کیا کرو سید بھی۔ اللہ تمہارے سارے اعمال درست کر دے گا اور تمہاری خطایں بخش دے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت پر کار بند ہو گیا تو اُس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“

اب ان دونوں چیزوں کو دیکھیں تو پاکستان کا اصل مسئلہ بھی میں آجاتا ہے۔ ہماری سول اسٹیبلیشمنٹ ہو، ملٹری اسٹیبلیشمنٹ ہو یا جو یہیں اسٹیبلیشمنٹ ہو، یہ سب اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات حد سے بڑھ گئی جاتے ہیں۔ اسی طرح ہماری سیاست میں بھی الیت، عدل اور انصاف کی بجائے ناہلی، کرپش، بد دیانت اور لوٹ کھوٹ غائب ہے۔ اسی طرح ہمارے اداروں میں جو لوگ اعلیٰ عbedoں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اسی محاذ سے اٹھ کر آتے ہیں اور ان کے اندر وہ مقام برائیاں موجود ہیں جو معاشرے کا حصہ ہیں۔ اسی طرح ہمارے براہمیں شعبوں میں حق، عدل، انصاف، الیت کی کمی ہے۔

چیزیں کیوں وہی اعلیٰ ظلم ہوتا ہے، آئینے بھی کہتا ہے لیکن عملاً ہمارے ہاں طاقت کا تمام تر سرچشہ اور منع آری چیز ہوتا ہے۔ کچھ باتیں آن وی ریکارڈ ہیں کہ امریکہ کے افغان ارکی وجد سے مجروب یاں ہوئی ہیں تو پھر ایکٹیشن والے معاملے میں جزو باوجودہ کا ساتھ نہ دیتے۔ میرے خیال میں اس کی ایک کمل صاف، شفاف ٹرانپیرنٹ ہائی یوں

موم کی ناک کی طرح آئین کو اپنی طرف موڑ لیتے ہیں۔
آپ کے خیال میں آئین کے ساتھ کھلواڑ کے کیا تائج
نکل سکتے ہیں؟

ایک علاقائی تعاون کی تنظیم ہے جس میں روں بھی ہے،
چین بھی ہے، دیگر سطحی ایشیائی ممالک بھی ہیں اور اب تو
ساری دنیا مصروف طور پر آتی ہے۔ پاکستانی وزیر خانہ کا
اس میں شرکت کرنا بھارت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ
پاکستان شگھانی تعاون تنظیم کے چاروں پر وتحظٹ کر چکا ہوا
ہے لہذا اس میں جانا ہی جانا ہے۔ اگر پاکستان اس
کا بایکاٹ کرے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ یہ بھی ممکن
ہے کہ ہمارے وزیر دفاع بھی آن لائن شرکت کریں
کیونکہ چین اور روس کے وزیر دفاع بھی اس کافننس میں
شرکت کے لیے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد سربراہان کی
سمت ہو گی اس میں شاید ہمارے وزیر اعظم بھی جائیں۔
اس کے بعد اگلے دو تین سال میں اس تنظیم کی صدارت
کے emergency plus

کیا ہے۔ پھر بعد میں انہوں نے توباقاعدہ مارش لاء کا نام استعمال
کیا۔ پوری مشرف نے بڑی چالاکی سے چیف مارش لاء
ایڈنٹریئری کی بجائے چیف ایگزیکٹو کا لیبل اختیار کیا
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مارش لاء کا نام Outdated ہو چکا
ہے۔ پھر بعد میں انہوں نے توباقاعدہ مارش لاء کا نام استعمال
کیا۔ پھر بعد میں چین کو اپنی طرف سے زیادہ اہمیت دینے کی
تجھی۔ مثال کے طور پر اسلامی شخص کے حوالے سے آئین
کی جتنی وفعاتیں ان کو توصیہ سے زیادہ اہمیت دینے کی
ضرورت ہے، ان کو اپنی طرف سے زیادہ اہمیت دینے کی
بھی اپلاکی نہیں ہوتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں بیانی انسانی
حقوق کی جتنی شقیں میں ان پر بھی عمل نہیں ہوتا سوائے اس
کے کہ جب اپنے مناد کے لیے استعمال کرنا ہو۔ آرٹیکل
19 آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے کے بارے
میں بات کرتا ہے، اس پر کتنا عمل ہوتا ہے ہمارے سامنے
ہے۔ پھر آرٹیکل 10 ہر ایک کو عدالت میں اپنا موقف پیش
کرنے کا حق دیتا ہے مگر یہاں اخما کے غائب کردیا جاتا
ہے تو دوست گردی بھی کشوول ہوتی ہے، اس ووران
ہماری پالیسی بھی قدر آزاد ہوتی ہے اور چین سے
بھی تعقات بڑھے ہیں۔ روس سے بھی پاکستان کے
تعقات بڑھ رہے ہیں۔ اب آرمی چیف کا دورہ چین
اہم ہے جس میں چین کے اہم ایمنی سیکورٹی اور سول
اعلیٰ عبدیداران سے ملاقاتیں ہوں گی۔ چین یہ چاہ رہا
ہے کہ اس خط میں امریکی اثرسونگ کو محروم کیا جائے۔
جب طرح اس نے ایران اور سعودی عرب کے درمیان
معابده کرو کر امریکی مفادات کو ضرب لگائی ہے۔ پھر اسی
شگھانی تعاون تنظیم اور BRICS کے تحت یہ کوشش بھی کی
جاتی ہے کہ دارکے مقابلے میں نئی کرنی کا استعمال
شروع کیا جائے۔ یہ پاکستان کے مفادیں ہو گا کہ کیونکہ
ذارکے جان چھوٹے گی اور قرضوں اور سود سے بھی جان
چھوٹے گی۔ خاص طور پر ایشیائی ممالک کے ساتھ ہماری
تجارت بڑھے گی تو ہمارے بہت سارے مسائل اس وجہ
کی وجہ سے جان چھوٹے گی اور قرضوں اور سود سے بھی جان
چھوٹے گی۔

سوال: پچھلے ایک سال میں پاکستان میں سیاسی انتشار
بر جا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آؤ ہے اور ویڈیو لیکس کا
پاکستان میں ایک نیا trend آیا ہے۔ اب تو ناپ یوں
کے لوگوں کی خواتین کو بھی نہیں بخاتا جا رہا ہے جو کہ انتہائی
شرمناک فعل ہے اور اس کے بہر حال معاشرے پر بے
اثرات مرتب ہوں گے۔ آپ کے خیال میں یہ ترینڈ
کہاں سے آیا اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی چیز جب
ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو اپنی افادیت کھو دیتی ہے۔
شروع شروع میں لوگوں نے اس طرح کے ہجھنڈوں کو
سیریں لیا۔ لیکن اب عموم کی اکثریت اس کو جنیدہ لیتی ہی
نہیں۔ اگرچہ ان آؤ ہوں اور ویڈیو لیکس سے بعض افراد کا
دہرا معیار اور اخلاق بافلی بھی سامنے آئی ہے جو قابل
نمودت ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی ویڈیو یوز بناتا
بڑا جرم ہے۔ بجاے اس کے کہ ویڈیو میں جو کچھ ہے اس
پر توجہ دینے کے ویڈیو بنانے والے کو گرفت میں لیا جائے
اور اس سے پوچھا جائے اس نے ویڈیو مکمل دعویٰ کے تحت
بنائی۔ کون سے آئین اور قانون میں یہ شامل ہے کہ آپ
لوگوں کے پرائیویٹ معاملات میں دخل اندازی کریں۔
لہذا اصل جرم ایسی ویڈیو بنانا ہے، بنانے والوں کو پڑا
جائے اور ان کو مزادی جائے۔

سوال: ہمارے موالک، ہماری جنگی زندگی تک رسائی تو
انہی جنس ایجنٹیوں کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ کوئی
عام بندہ کسی کی فون کا لی پیٹ نہیں کر سکتا۔ لہذا جو یہ کر سکتے
ہیں وہ داریں ان کے کیا مقاصد ہیں، کیا یہ بات
اب عموم کے سامنے نہیں آئی چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: بالکل یہ بات اب سامنے آئی
چاہیے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک طاقتور لوگوں کو
آئین کے تابع نہیں کیا جائے گا، انہیں قانون کی گرفت
میں نہیں لیا جائے گا، جب تک قانون کی نظر میں سب برابر
نہیں ہو جاتے اس وقت تک مسائل ختم نہیں ہو سکتے۔

قارئین پروگرام "زمانگواہ" ہے، کی ویڈیو تھیم اسلامی کی
ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

موم کی ناک کی طرح آئین کو اپنی طرف موڑ لیتے ہیں۔
**آپ کے خیال میں آئین کے ساتھ کھلواڑ کے کیا تائج
نکل سکتے ہیں؟**

رضاء الحق: آپ نے بالکل درست فرمایا۔ خاص طور
پر فوجی مارش لاء کے دور میں تو آئین نام کی کوئی چیز نہیں
رہتی، اس کی جگہ کوئی اور چیز لے آئی جاتی ہے جس طرح
کا بایکاٹ کرے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ یہ بھی ممکن
ہے کہ ہمارے وزیر دفاع بھی آن لائن شرکت کریں
کیونکہ چین اور روس کے وزیر دفاع بھی اس کافننس میں
شرکت کے لیے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد سربراہان کی
سمت ہو گی اس میں شاید ہمارے وزیر اعظم بھی جائیں۔
اس کے بعد اگلے دو تین سال میں اس تنظیم کی صدارت
پاکستان کو کل جائے گی جب بھارت سمیت تمام رکن ممالک
کو پاکستان آتا پڑے گا۔ جہاں تک آری چیف کے دورہ
چین کی بات ہے تو یہ بہت خوش نہیں ہے، پاکستان کو روس
اور چین سے تعلقات بڑھانے چاہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ
امریکہ سے تعلقات بڑھانے گا لیے جائیں لیکن اتنا بھی امریکہ
کی غلامی اختیار نہ کی جائے کہ وہ نہیں نقصان پہنچا سکے۔
پاکستان کو اپنی تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے کہ جب
پاکستان امریکہ کی دوستی میں حد سے بڑھا ہے تو نقصان
انہما یا یہ چیزیں ہوتی ہیں کہ وہ نہیں کہتا ہے تو نقصان
کے کہ جب اپنے مناد کے لیے استعمال کرنا ہو۔ آرٹیکل
19 آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے کے بارے
میں بات کرتا ہے، اس پر کتنا عمل ہوتا ہے ہمارے سامنے
ہے۔ پھر آرٹیکل 10 ہر ایک کو عدالت میں اپنا موقف پیش
کرنے کا حق دیتا ہے مگر یہاں اخما کے غائب کردیا جاتا
ہے اور پھر لوحقین میںگ پر نہ کا صرف انتظار ہی کرتے
رہ جاتے ہیں۔ اور تو اور انتباہات کے حوالے سے آئین
جو کہتا ہے اس پر کتنا عمل ہو رہا ہے وہ بھی سب کے سامنے
ہے۔ اصل معاملہ مافیا زکا ہے۔ یہاں شروع سے ہی ہر
ادارے میں مافیا کی اجادہ واری ہے۔ اگر بھی صورت
حال رہتی اور آئین پر عمل درآمد ہو تو عموم کا بھی آئین
سے اعتماد اٹھ جائے گا اور پھر ہر طرف فساد، اتارکی اور
انتباہ پھیلے گا۔

سوال: می کے آغاز میں شگھانی کا پوری شان آر گانگا زیشن
(SCO) کا جلاس ہونے جا رہا ہے۔ اس میں پاکستان
کے وزیر خارجہ بھی شرکت کریں گے۔ آپ کے خیال میں
انہیں شیخیر کے حوالے سے کیا موقف اپنانا چاہیے اور ان
چیزیں کی وجہ سے جان چھوٹے گی اور قرضوں اور سود سے بھی جان
چھوٹے گی۔ خاص طور پر ایشیائی ممالک کے ساتھ ہماری
تجارت بڑھے گی تو ہمارے بہت سارے مسائل اس وجہ
کی وجہ سے جان چھوٹے گی اور قرضوں اور سود سے بھی جان
چھوٹے گی۔

رضاء الحق: پہلی بات تو یہ ہے کہ شگھانی تعاون تنظیم

النصاف اپنا اپنا

ڈاکٹر صفر احمدف

انفرادی اور جمہوئی طور پر معاشرے کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کریں۔ انصاف، جانبداری اور تغیرتیں کی نفعی کا نام ہے۔ سب سے یکساں سلوک دراصل ہر طرح کے قلم اور احتمال کا خاتمہ ہے جس کا نتیجہ امن اور خوشحالی ہے۔ بے انصافی ایسے مسائل کو جنم دیتی ہے جن کا مدد و اصدیوں کو کرنا پڑتا ہے۔ افلاطون کے نظریہ عدل کے مطابق فرد جتنا پیدا کرتا ہے اتنا ہی حاصل کرنے کا مجاز ہے۔ عادل انسان جو کچھ ملک و قوم سے لیتا ہے اس کے برابر لوٹا بھی سمجھے۔ سبی اصول ہر شے پر لاگو ہے۔ کائنات کچھ لوکچھ دو کے قانون پر آگے بڑھ رہی ہے۔ عدل کا بھی یہی معاملہ ہے۔ عدل کرنا نیکی اور امن قائم کرنے میں اپنا حصہ دانا ہے جب کہ عدل نہ کرنا یا عدل کے راستے میں رکاوٹ ڈالنا معاشرے میں بد امنی اور شر پھیلاتا ہے۔ رہنمایی ذات کو سماج سے جدا نہیں کر سکتا، وہ اپنے فیصلوں سے جو اچھائی برائی معاشرے کی جھوٹی میں ڈالتا ہے وہ اس پر بھی ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جو رہنمایا سماج میں بے انصافی کی روایت ڈالے گا اسے بھی اس کے مہلک ثمرات بھگتا ہوں گے۔ چب زبانی اور جھوٹ کی عمر زیادہ نہیں ہوتی، حق اور حق کو طویل مدت تک مصنوعی غلافوں میں چھپا کر لوگوں کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔ خدا کرے علم و شعور کی اس صدی میں قانون اپنے اصل معنوں میں اچاگر ہو اور دنیا عدل کی بیروی کو اپنا فرض سمجھے۔ عدل صرف قوانین کا انتظام ہی نہیں بلکہ وسائل کی مساواۃ تلقیم بھی عدل کا تقاضا ہے۔



دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کرایجی جنوبی، کوئی گئی شرقی کے نقیب حافظ ارسلان احمد خاں کی دنوں ناگوں کا آپریشن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ یاروں کو شفائے کاملہ عاجله مسترے عطا فرمائے۔ قارئین اور فرقہ اصحاب سے بھی ان کے لیے دعاۓ صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ أَنْهِبِ الْأَيْمَنَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنَّتَ الشَّاءِ فِي لَا يُشْفَأَ إِلَّا يُشْفَأُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقْمًا

سیاسی جماعت کوئی بھی جیتے، اچھی بات ہے، اپنی مرشی اور مفاد کا انصاف چاہتے ہیں۔ حالات اس ڈاگر پر آپکے ہیں کہ دلائل و برائیوں کی حیثیت شانوی ہوتی جا رہی ہے اور پسند، تاپسند لازم ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے ریاست معاشری تنگیتی کا عکار تھی اب آئینی بحران میں ابھی جا رہی ہے۔ عدل کے اداروں اور ان سے جڑی شخصیات پر لوگوں کا اعتناد باقی رہنا چاہتے ہیں۔ ایسا بہت مایوس کر دینے والا ہے کیونکہ پاکستان کو اندر سے اپنوں نہ ہو تو لوگ خود انصاف کرنے لگتے ہیں اور اپنا اپنا نظریہ انصاف گھر لیتے ہیں۔ جو کسی معاشرے کو زیب نہیں دیتا۔ آئین معاشرے کو جوڑ کر رکھتا ہے اگر اس کی گریبیں گھلنا شروع ہو گئیں تو پھر کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس وقت تمام جماعتیں دست و گریباں ہیں۔ اپنی جیت کے خمار میں خافتگتی کی سڑک پر دوڑتے دوڑتے لوگ اتنی دور جھرے جائے، موجودہ نفرت اور تذلیل کی بارودی سرگیں جانے کے بے کار ہوں یا شاید یہ سب کچھ سصم کر دیں۔ پچھلے کچھ عرصے سے حق و باطل کے آفاقی قوانینیں بھی مخصوص سوچ کی پیروی تک محدود ہو چکے ہیں۔ آزادی کے متواuloں کی سوچ اس حد تک سست بھی ہے کہ میرا رہنا حق پر ہے، وہ جو کہتا ہے وہی حق تھے، جو اسے مانتا ہے وہی سچا ہے اور جو اسے نہیں مانتا یا اس کے برکس سوچتا ہے، اس کی سوچ باطل ہے۔ میرے رہنمایی برائی میں بھی اچھائی ہے اور دوسروں کی اچھائی بھی برائی ہے۔ اصل چیز جو مصیب کا باعث ہے وہ ”میں“ ہے۔ میں نے جو کہہ دیا وہ درست تسلیم کیا جائے ورنہ گاہی، فتویٰ، غداری کا سر شیقیت دینا میرا استحقاق ہے۔ اگر ہر فرد اپنی سلطنت کے چاہے دینیتا سمجھتا رہتا تو شاید بچت رہتی مگر یہاں تو دوسروں کو ڈکھیت کر کے فیصلہ مسلط کرنے کی روشنیں نکلی ہے۔ پہلے ان کی بیروی ذرخوف اور مجبوری کی بجائے خوشی سے کریں۔ انصاف کا یہ بھی تقاضا ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کی تکمیلی کو پھر مار کر ڈانوالوں ڈول کر دیا گیا ہے۔ سب

جس طرف دیکھیے قیامت ہے

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

عورت کو جان و مال، عزت و وقار کا بہترین تحفظ میرے۔
 (صرف سڑکوں پار کوں پر عشوے غرے دکھاتی، املاحتے
 پھرنے پر پابندی ہے۔) جو شیخ شریعت بھی ہے اور عورت
 کے تقاضے کا تقاضا بھی! دودھ میں ہونے والے حالی
 مذاکرات میں جب طالبان حکومت تسلیم کرنے کی
 پیش شرفت جاری تھی تو رائٹر کے مطابق کامل میں (نقطہ)
 25 آزادی پسند خواتین نے اس کے خلاف مظاہرہ فرمایا!
 اتنے شور شراہبے کی اوقات یہ ہے!

امریکا میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی سب
 سے بڑی تنظیم CAIR نے یہ اکشاف کیا ہے کہ امریکا
 میں سرکاری تفتیشی، چوسکی فہرست List Watch
 میں 98.3 فیصد نام مسلمانوں کے ہیں۔ (تنظیم نے اس کی
 ایک کالپنی حاصل کی جو 10 لاکھ ناموں پر مشتمل تھی۔) البتہ
 جاہجا مسلمانوں کو سفر، حصول ملازمت، پینک اکاؤنٹ
 کھولنے میں رکاوٹیں حائل ہیں۔ امریکی معاف شدہ آج بھی
 مسلمانوں کو قبول کرنے پر تباہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میدیا
 میں مسلمانوں بارے غلط تاثریک بنا پرسکوں میں چھوٹے
 بچوں تک کے خلاف 2022ء میں اسلاموفوبیا و اقتاعد
 63 فیصد بڑھ گئے ہیں۔ ہم تو تباہیوں کے لیے بھی دنیا کے
 آگے حسن سلوک بارے جواب دے ہیں۔ اور وہ مسلمان
 بچوں کو دھمکانے، تختیر کرنے کی کھلی چھینی رکھتے ہیں۔ یہ ہم
 مسلمانوں کے مذہرات خوبیوں کی بنا پر ہے۔

سوڈان کے حالات حد درجہ تکلیف دہیں۔ اپنے
 ہاتھوں اپنا ملک اجادا نے پر کر بلگی اذیت ناک ہے۔
 ہم پیچھے پلٹ کر دیکھیں، تو پاکستان کو اللہ ہی نے بال بال
 بچالیا ہے ورنہ یہاں بھی ملکی تحفظ کی بجائے سیاسی امنیت
 ہمیں اس مقام تک لے گئی تھی جہاں دو ہزاروں میں بٹ
 کر خدا نو است سوڈان والی گوا باری اور دھماکا خیزی شروع
 ہو چکی ہوتی۔ سوچل میدیا یا ملک محمد و درہ کرہوں کے ناخن
 لے کر اللہ کی مہربانی سے ہم بچ گئے۔ ورنہ دشمنوں کی
 دیرینہ آزو پوری ہو چکی ہوتی۔ فوج کی دھڑے بندی
 (عمران خان پر بنئے) کی تیاری ہو چکی تھی۔

دنیا ہر طرف نت نے مسلمانوں سے دوچار ہے۔
 عالمی ترقیاتی رپورٹ 2023ء کے مطابق ولدہ بینک نے
 مطلع کیا ہے کہ ریس اور درمیانے درجے کے ممالک کے

عید الفطر حسب دستور ڈیھر ساری چھیتوں کے
 درمیان آئی اور گزر گئی۔ رسم دنیا بھی ہے، موقع بھی ہے،
 دستور بھی ہے، کے تحت وقاً فوقاً معاشری ترقی کا پیسہ کسی نہ
 گراں ہے کہیں؟ ہم تو مغلیس میں گلے اور مہنگے آٹے میں
 کچھ ہموم کے لیے انتظام و اہتمام کی خبروں کی علاش میں
 تھے مگر یہاں نور جہاں کے بعد محبوب الارجح اول رہی۔
 ایک ایکروں مخفی کرنے پر کراچی میں 2022ء-2021ء
 میں تجاوزات کے نام پر گرانے جانے والے گھر، بلڈنگیں،
 روتے بلکتے متاثرین جن کے سرچھت سے محروم کردیے
 گئے نظرؤں میں گھوم گئے۔ معاوضہ بھی نہ دیا گیا۔

عید پر اہم ترین بریکنگ نیوز میں سے ایک
 کی ابتداء کچھ یوں تھی کہ 'عید کے پہلے ہی روز انتہائی
 افسوسناک خبر ہم آپ کو سناتے ہیں۔ زندگی اور موت کی
 کٹکٹش کے بعد ڈائٹروں کی سروڑ کوشش کے باوجود
 گھر زمین بوس کیے گئے جبکہ حکومت نے تعداد
 435 بھائی! انجانے انسانوں سے بڑھ کر جانوروں کی
 خصوصی دیکھ بھال اور حقوق کا اہتمام آج کی دنیا میں اتنا
 مقابل کیوں نہ ہے۔ ہم تباہیوں، بندروں سے بغضہ نہیں
 رکھتے مگر اے خانہ برادر از چمن کچھ تو ادھر بھی! آئی اہم
 ایف بھی پاکستانیوں کو سکانے پر تلاشیا ہے حکومت سے
 ایسے اخراجات بارے سوال نہیں کرتا؟

عید کے موقع پر امریکا میں منی سوٹا میں 2 مساجد
 نذر آتش کرنے کے واقعات ہوئے۔ گرونی میں کسی کے کان
 پر جوں نہ ہیں۔ یہ بریکنگ نیوز نہ تھی۔ اگر پاکستان میں
 کرس کے موقع پر 2 جرچ خدا نو است نذر آتش کر دیے
 جاتے تو قیامت کھڑی ہو جاتی۔ پورا مغرب تھرا اختتا۔ اور
 کشمیر میں تلاشی کے دوران گھروں کے تقاضے پاہال ہوتے
 رہے۔ دخواتین کو ملک دشمن قرار دے کر گولیاں مار دیں،
 کوئی پر سان حال نہیں۔ افغانستان میں دخواتین کی آزادی
 کے نام پر پوری دنیا آئے دن ترپ ترپ کر قرار دادیں
 پاس کرتی، بیان جاری کرتی رہتی ہے۔ باوجود یہ کہ افغان
 لیے مخفی کر دی۔

خاندان کی تباہی کا پیش نہیں ہے۔ نہ کوئی بھم، نہ کوئی دھماکہ، نہ لوگوں پر جسمانی حملہ۔ مگر اس دہشت گردی کی مثال کوئی دوسری نہیں ہے۔ تمہاری تہذیب اپنے نجھر سے آپ خود کشی کرے گی، جو شاخ نازک پر آشیانہ بنے گانا پائیدار ہو گا! جو اقبال نے صدی پہلے کہا، وہی بات پادری نے انگریزی میں کہہ دیا! ہمارے مغرب پرستوں کے لیے بھخت کو بہت سچھان احوال میں مضر ہے! (یاد رہے کہ یہ پادری خود شادی شدہ، 4 بچوں کا باپ ہے۔ 15 پوتے تو نواسے نوایاں اور 2 پڑپوتے ہیں)۔

جس طرف دیکھی قیامت ہے
نیک انسان مر گئے شاید

کہتا ہوں کہ میں عقل مند ہوں۔

دوسرا جانب امریکی پادری، امریکا کے اخلاقی زوال پر چھپنے کا رہا ہے۔ امریکی مقبول و معروف پادری جان میکار تھر کا کہنا ہے کہ اس ملک میں دہشت گرد حملوں پر بہت بات ہوتی ہے۔ گرد و سب سے بڑے حملے وہ تھے جو کسی مسلمان نے نہیں بلکہ امریکی پرمیم کورٹ نے کیے۔ پہلا حملہ اسقاطِ حملہ کو قانونی جواز دینے کے ذریعے ہوا۔ جو رحم میں انسانی زندگی کا قتل، مامتا کا گالا گھونٹنے کے مترادف ہے۔ یہ مظلوم اللہ سے، اس قوم سے اپنے خون کا بدالہ مانگتے ہیں۔ دوسرا دہشت گردانہ حملہ پرمیم کورٹ نے ہم جنس پرستوں کو شادی کی اجازت دینا تھا۔ یہ قانون خود خردمند ممحضِ محظوظِ انسانی رہ جاتے ہیں۔

ہاں تمیزی سے گھلتی، بُنی آبادیوں کی بنا پر باصلاحیت افراد کے لیے روزگار کے موقع بہت ہیں۔ مگر دنیا میں بہتر نظام نہ ہونے کی بنا پر (روزگار کے متلاشی ایک طرف دشکھ کھاتے، سمندروں میں ڈوبتے، مرتے دیکھے جاسکتے ہیں اور دوسرا طرف) ان ممالک کی ضرورت پوری نہیں ہو رہی۔ اس میں مغربی ممالک (باخصوص یورپ) کا تکمیر، تعصُب (باخصوص مسلمانوں کے لیے اور دوسرا طرف پرانی کمتری/ برتری کی بنا پر) کا فرمایا ہے۔ ان کے ہاں عورت، گھر، خاندان اجڑا دیے گئے۔ مردے کا روزانہ تبی آنغوш، کا طعنہ ایک صدی پہلے جو اقبال نے دیا تھا وہ حرف بحر پورا ہو رہا ہے۔ امریکا یورپ میں آبادی کی تیزی سے گرتی شرح، انسانیت ساز باتوں (مامتا، ماں کی گود سے محرومی) کا چھن جانا معاشروں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہے۔ نوجوان بڑے لڑکیاں عمر کے نازک ترین حصے میں شفقت، تحفظ، رہنمائی، انسیاتی سکینت سے محروم اسکوں کا جوں میں خود روپوں کی مانند جماڑ جھکارہن کر رہ جاتے ہیں۔ گن کلچر (آئے دن بازاروں، دفاتر، تعلیمی اداروں میں فائزگ)، نیشنیت، اخلاقی بحران، شادی شدہ زندگی کی سکینت، بچوں کی مقصوم کلکاریوں سے گھروں کو چار چاند لا دینے کی نعمت سے محروم۔ غیر فطری زندگی نے انہیں محبوبِ الحواس، خود پرست پتھریلے رو بیوٹ بنا دا لا رہے۔

آپ امریکی جمہوریت کا زوال دیکھیے۔ یا پچھلے دور میں انہیں ٹرمپ جیسا اخلاقی باختہ، بذریان، ان گھڑا اول جلوں صدر میرزا یا لے دے کر، جس کے باوجود میں یک قطبی دنیا کی پر پا در کامرز بخنزی کی ساری کنجیاں بھی فرقہ ہے اور نہ ہی معروف معنی میں سیاسی جماعت بلکہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کی حامل سواداً عظم کا حصہ ایک تھیں اور ایسی ملن بھی! اس کے بعد کے دور میں بوڑھا تقریباً خبطی (عمرکی زیادتی کے باتوں) بائیڈن (آئی سال) چلتا رہا۔ خوبصورت ملبوسات سے جے سنورے صدر اور خاتون اول، مصنوعی دانتوں، رنگی بالوں کے سامنے بڑی تقریبات تو جاتے رہے مگر بھول بھول جاتے۔ اب ایسیہی ہے کہ امریکی جمہوریت دوبارہ انتخابات میں بھی انہی دو نوں حضرات کو لیے کھڑی ہے! امریکا بانجھو ہو گیا۔ دوبارہ انتخاب لڑنے کا اعلان کرتے ہوئے بائیڈن اپنادفاع کرتے ہوئے کہا کہ تم مجھے بوڑھا کہو، میں اسے تحریک کاری اور سرگرم چشیدگی کہوں گا۔ تم کہتے ہو میں قدیم ہو چکا، میں

”قابلِ رشکِ لوگ“

قرۃ العین خان

پورے پاکستان میں سو سے زائد مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ دورہ ترجمہ قرآن کی روح پرور حافظ جہاں اس جماعت کی ابتداء کرنے والے کے لیے ایک بہت بڑے صدقہ جاریہ کا موجب ہیں وہیں اس کے انعقاد میں اپنی جان و مال اور صاحبوں کو کھپانے والے بھی قابلِ رشک لوگ ہیں جو رمضان المبارک کے میانے میں قیامِ الیل کے لیے بہترین ماحول میبا کرتے ہیں۔

واقعاً یہ قابلِ رشک لوگ ہیں جو دون بھر کے روزے کی تکان کے بعد رات کے قیام کا سامان میسر کرتے ہیں اور سحری سے قبل تک اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں گل رجت ہیں۔ اللہ ان کی ختنوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ اگرچہ اس خدمت دینیہ میں بہت سے لوگ شامل ہیں لیکن دو قسم کے لوگ قابلِ رشک ہیں ایک وہ جو اس ماہ میں اپنے مال کو دن رات اللہ کی حقوق پر لاثتے ہیں اور دوسرا وہ جو ناظر و ترجمہ قرآن سنا کر ابناۓ آدم کی ارواح کو ایمان فرمائے اور اس کووان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اس مخفسری حیات میں اللہ کی نعمتوں وقت، مال اور ساحت سے سرفراز بہت سے اہل جنوں ایسے ہوتے ہیں جو اسے ملتوں خدا کی خدمت میں لگا کر اپنی زیست کے لحاظ کو قبیل بنائے۔ بہت آگے نکل جاتے ہیں اور بہت سے خردمند ممحضِ محظوظ انسانی رہ جاتے ہیں۔

تقطیمِ اسلامی پاکستان ایک اصولی و دینی اسلامی جماعت ہے جو اللہ کی زمین پر اللہ کے لکلے کو سر بلند کرنے کے لیے 1975ء میں قائم کی ہوئی۔ یہ نتوکوئی مذہبی فرقہ ہے اور نہ ہی معروف معنی میں سیاسی جماعت بلکہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کی حامل سواداً عظم کا حصہ ایک جمیعت ہے۔ دیگر دینی جماعتوں کی طرح اس جماعت کی بھی ایک انفرادیت ہے جو ہر سال ماه رمضان میں نماز تراویح کے ساتھ دورہ ترجمہ قرآن کی صورت میں نمایاں ہوتی ہے۔ رقم ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہے جسے اس جماعت کے بانی امیرِ ذاکر اسرارِ احمد رحوم جو اس پروگرام کے موجود تھے کی نماز تراویح کے ساتھ دورہ ترجمہ قرآن کی محل میں 90 کی دہائی میں شرکت کا شرف حاصل ہوا اور تادم تحریر بھی ان کی باقیاتِ الصالحات کی خدمات سے مستفید ہو رہا ہے۔

تضمیم اسلامی پاکستان کے زیر انتظام حلقہ ترقیات میں دورہ ترجمہ قرآن اور حفاظت مذاہین قرآن کے پروگرام 2023ء

حصہ اول

مرتب: وقار احمد

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

1۔ گھریات: تقویٰ مسجد متصل گرین ناؤن پولیس چوک جالاپور روڈ گھریات میں مقامی تنظیم کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت محمد سعیل راؤ نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں او۔ 60 مرد حضرات اور 70 خواتین کی شرکت رہی۔

2۔

کوئلی ٹشی: بلن بیکوٹ کوئلی ٹشی میں دورہ ترجمہ قرآن کا اہتمام ہوا۔ مدرس محمد باشم صاحب تھے۔ اس پروگرام میں تقریباً 200 مرد اور 150 خواتین نے شرکت کی۔

3.

کوئلی ٹشی: راج محل لان کوئلی ٹشی میں دورہ ترجمہ قرآن محمد نعمن نے کروایا۔ جس میں او۔ 400 خواتین اور 400 مرد شریک رہے۔

4.

سواسی: گلستان انس سوسائٹی میں دورہ ترجمہ قرآن عامر خان نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً 550 مرد حضرات اور 450 خواتین کی شرکت رہی۔

5.

اختر کالونی: ریڈ یمن یونیورسیٹ لان اختر کالونی میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت عاطف اسلم نے حاصل کی۔ جس میں تقریباً 145 مرد حضرات اور 80 خواتین نے شرکت کی۔

6.

ڈپیش: قرآن اکیڈمی ڈپیش میں دورہ ترجمہ قرآن ڈاکٹر ایاس خان نے کروایا جس میں تقریباً 800 مرد حضرات اور 250 خواتین کی شرکت رہی۔

7.

اول اللہ تھی: ہادان نزد گپ پریس اول اللہ تھی میں دورہ ترجمہ قرآن محمد رضوان نے کروایا۔ اس پروگرام میں او۔ 70 خواتین اور 100 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

8.

کافشن: سفیر ان لان کافشن میں محمد اسلم نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً 80 خواتین اور 70 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

9.

کوئلی غربی: میون سینٹری ہال کوئلی غربی میں مقامی تنظیم کے تحت خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام ہوا۔ انجینئرنیم سینے مدرس کی سعادت حاصل کی۔ تقریباً 40 مرد حضرات اور 30 خواتین کی شرکت رہی۔

10.

کوئلی غربی: تھری اسیں سکول کوئلی غربی میں ڈاکٹر واقص علی نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ اس پروگرام میں او۔ 50 خواتین اور 15 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقہ ملائکہ

1۔ اسرہ کبل: رہائش گاہ آفتاب حسین میں دورہ قرآن کا انعقاد بذریعہ ویدیو بانی تنظیم ہوا۔ افخار صاحب صاحب نے بھی بطور مدرس سعادت حاصل کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 160 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

2۔ اسرہ ساگری: رہائش گاہ ظفر اقبال بھٹی میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد بذریعہ ویدیو بانی تنظیم ہوا۔ جس میں 09 فرداً حضرات شریک رہے۔

حلقہ کراچی جنوبی

1۔ لانڈنی: قرآن مرکز لانڈنی میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت محمد سعیل راؤ نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں او۔ 60 مرد حضرات اور 70 خواتین کی شرکت رہی۔

2۔ کوئلی ٹشی: بلن بیکوٹ کوئلی ٹشی میں دورہ ترجمہ قرآن کا اہتمام ہوا۔ مدرس محمد باشم صاحب تھے۔ اس پروگرام میں تقریباً 200 مرد اور 150 خواتین نے شرکت کی۔

3۔ کوئلی ٹشی: راج محل لان کوئلی ٹشی میں دورہ ترجمہ قرآن محمد نعمن نے کروایا۔ جس میں او۔ 400 خواتین اور 400 مرد شریک رہے۔

4۔ سوسائٹی: گلستان انس سوسائٹی میں دورہ ترجمہ قرآن عامر خان نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً 550 مرد حضرات اور 450 خواتین کی شرکت رہی۔

5۔ اختر کالونی: ریڈ یمن یونیورسیٹ لان اختر کالونی میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت عاطف اسلم نے حاصل کی۔ جس میں تقریباً 145 مرد حضرات اور 80 خواتین نے شرکت کی۔

6۔ ڈپیش: قرآن اکیڈمی ڈپیش میں دورہ ترجمہ قرآن ڈاکٹر ایاس خان نے کروایا جس میں تقریباً 800 مرد حضرات اور 250 خواتین کی شرکت رہی۔

7۔ اول اللہ تھی: ہادان نزد گپ پریس اول اللہ تھی میں دورہ ترجمہ قرآن محمد رضوان نے کروایا۔ اس پروگرام میں او۔ 70 خواتین اور 100 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

8۔ کافشن: سفیر ان لان کافشن میں محمد اسلم نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً 80 خواتین اور 70 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

9۔ کوئلی غربی: میون سینٹری ہال کوئلی غربی میں ڈاکٹر واقص علی نے خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام ہوا۔ انجینئرنیم سینے مدرس کی سعادت حاصل کی۔ تقریباً 40 مرد حضرات اور 30 خواتین کی شرکت رہی۔

10۔ کوئلی غربی: تھری اسیں سکول کوئلی غربی میں ڈاکٹر واقص علی نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ اس پروگرام میں او۔ 50 خواتین اور 15 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقہ ملائکہ

1۔ اسرہ کبل: رہائش گاہ آفتاب حسین میں دورہ قرآن کا انعقاد بذریعہ ویدیو بانی تنظیم ہوا۔ جس میں تقریباً 14 افراد شریک رہے۔

2۔ واڑی: واڑی ملائکہ میں مقامی تنظیم کے تحت منتخب نصاب کے دورہ کا انعقاد کیا گیا۔

3۔ بی بیوڑ: سچو بی بارہ آباد ملائکہ میں مقامی تنظیم کے تحت منتخب نصاب کے دورہ کا اہتمام بذریعہ آؤ یا امیر محترم شجاع الدین شیخ ﷺ کیا گیا جس میں تقریباً 20 افراد شریک رہے۔

4۔ باجور غربی: مسجد عثمان توہید آباد باجور غربی میں دورہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس نبی حسن تھے، اس پروگرام میں 30 مرد حضرات اور 40 خواتین کی شرکت رہی۔

5۔ سوات: جامع مسجد غناٹیکے سوات میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت جبیب علی، شاہ فضل اور ظہور احمد نے حاصل کی جس میں تقریباً 35 افراد شریک رہے۔

اشتراک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا سفارش کرنے والا بنائے جن کی سفارش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو۔ آمین! (جاری ہے)

ضرورت رشته

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنے دو بیویوں (1) عمر 34 سال، تعلیم CA، برسروروزگار، (2) عمر 30 سال، تعلیم MBA، برسروروزگار کے لیے دینی مزاج کی حالت تعیین یافت، لاہور کی رہائشی لڑکوں کے درستہ درکاریں۔

برائے رابطہ: 042-35464492

☆ بہاولنگر شہر میں رہائش پذیر فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 23 سال، سرکاری ٹھپر، قرآن و حدیث کی تعلیم، کے لیے نیک سیرت لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی قید نہیں۔ نہ چیزیں کی ضرورت۔ بناح سنت طریقے سے کیا جائے گا۔

برائے رابطہ: 0316-1176697

اُشتہار دینے والے حضرات نوت کریمین کے ادارہ بدا صرف اطلاعاتی روں ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي لِلْمُغْفِلُونَ دُعَاءٌ مُغْفِرَةٌ

☆ حلقہ بلوچستان کے سینئر فرقہ راشد گلکوئی وفات پا گئے۔

برائے تعریفیت: (بیٹا) 0333-7860934

☆ حلقہ کراچی شامی، گلشن معارکے ناظم دعوت محترم فیصل الزماں کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعریفیت: 0321-2730761

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال کے معمتم جناب ذیب احمد کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعریفیت: 0300-0755011

☆ حلقہ ملکانڈ، تیرگرہ کے مبدی رفقہ راحت اللہ کے والدہ وفات پا گئے۔ برائے تعریفیت: 0345-9520693

☆ حلقہ نیو ملتان کے ملتمر رفقہ محترم محمد فضل حق کی بڑی بھاگی یوکے میں اور چھوٹی بھاگی ساہبیوں میں ایک ہی دن میں دو گھنٹے کے وقفے وفات پا گئیں۔ برائے تعریفیت: 0333-6162750

☆ حلقہ گوجرانوالہ کے رفقہ ریحان چیس کے تایا وفات پا گئے۔

☆ حلقہ فیصل آباد کے مقامی امیر محمد اصغر صدیقی کی خوشدا من اور ہم زلف وفات پا گئے۔ برائے تعریفیت: 0333-5772414

☆ حلقہ سکھر کے ملتمر رفقہ محترم متاز علی چوہان کی میتی وفات پا گئی۔ برائے تعریفیت: 0318-1395202

☆ حلقہ اسلام آباد کے معاون حلقہ محترم اوسیں ریاض کی ساس وفات پا گئیں۔ برائے تعریفیت: 0334-0096915

☆ حلقہ خیر پختونخوا جوبی کے ناظم بیرونی برائے دعویٰ و ترمی امور محترم محمد سعید اور مسلمی تیکشم پشاور غربی کے رفقہ محترم محمد منیر کے بھائی وفات پا گئے۔

☆ برائے تعریفیت: 0300-8592485 0300-5952009 اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مانگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے ذمہ مغفرت کی اہلیں ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِلْهُمْ وَ ازْهَمْهُمْ وَ اَخْلَهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسَبْهُمْ حَسَابًا يَسِيرًا

Eve(AS). Their tribes, races, and nations are conventional labels by which we may know their differing characteristics. Before Allah (SWT) they are all one, and the most righteous is the most honorable. Allah (SWT) is the Creator of all human beings and as such they are all equal before Him.

These two principles of unity of the human race and oneness of Creator may appear rather theoretical, but history tells us that the Prophet of Islam (SAAW) established a society based on these very principles which was free of internal strife and conflict. Even H. G. Wells, who otherwise is a bitter critic of the personal life of the Holy Prophet (SAAW), acclaims that it was a great feat of Prophet Muhammad (SAAW) that he, in fact, established a human society based on the lofty moral ideals of Islam.

Everybody knows that modern science and technology has brought about fantastic changes in contemporary life. Our globe has shrunk tremendously; we can travel from one corner of the earth to another in a matter of hours. The world has been reduced to a village, various countries being like localities of a single town. But this elimination of distance is entirely a physical and outer phenomenon. Mentally and psychologically, the various nations of the world are still far apart from each other. Even though at the political level men aspire to develop a universal brotherhood and a single world-State, yet in reality they cannot find a basis or value through which to overcome the barriers of color, creed and race.

Ref: An excerpt from the English translation of the Book قرآن اور امن عالم by Dr Israr Ahmad (RAA); "The Qur'an and World Peace" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

World Peace

As far as I can understand, Islam has two schemes to offer for the promotion of peace:

- a) a real and long-term scheme, and
- b) a short-term or interim one.

As regards the real, durable, and universal scheme to bring about peace on earth, Islam asserts emphatically and unambiguously that it can be achieved only through responding to the call of Islam, by believing in Allah (swt) as the Creator and Sustainer of the universe and submitting to His will as expressed in the last Divine Revelation, i.e., the Holy Qur'an. A true Islamic society has the potential to expand and take the entire world into its fold, and thus to save all human beings from exploitation, disruption, oppression, and disquietude. The vicissitudes of human history are witness to the fact that whenever humanity adopted an ideology and way of life other than Islam, the world was torn by injustice and warfare. The Holy Qur'an says:

Have you not seen how your Lord dealt with the Ad, of the (city of) Iram with lofty pillars, the like of whom were not created in (all) the land? And with the Thamud, who cut out (huge) rocks in the valley? And with Pharaoh of Stakes? They were those who had committed great excesses in the lands, and spread great mischief in them. (Surah Al-Fajr 89:6-12)

Thus, the main emphasis of Islam is on calling the entire humankind towards faith in its Lord and Creator, and urging it to submit to His Will. Indeed, the real way to establish lasting peace on earth is the following:

First of all, a true Islamic society and a genuine Islamic State needs to be established in one part of the world; this would act as a beacon, inviting the humankind towards the light of Iman and Islam. As a result, the boundaries of Islamic society and Islamic State would keep on expanding till the entire humanity would come within the fold of the love, benevolence and mercy of its Creator. Under the present circumstances, however, this seems like a far-fetched idea. But Islam has a message of peace, love, and harmony for the interim period as well. Islam provides us with two cardinal principles, on the basis of which the peoples of the world can be united in global harmony. Thus, the Ayah 13 of Surah Al-Hujurat reads:

O mankind! We created you from a single (pair of a) male and a female, and made you into nations and tribes, so that you may know each other. Verily the most honored of you in the sight of Allah is (one who is) the most righteous of you.... (Al-Hujurat 49:13)

Here the Holy Qur'an mentions two points which can create a deep sense of unity among the diverse races and religio-cultural groups of the world, viz., the unity of the Creator which leads us to the essential equality of humankind, and the common origin of the entire human race in the primordial pair of Adam and Eve(AS), which leads us to the idea of universal brotherhood.

This Ayah addresses all of humanity and not just the Muslim community. All humankind has descended from the first couple, Adam and

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS****XTRA CALCIUM**Takes you away from
Malaise & Fatigue

Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low-calories sweetener



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Haider Mahani Road, Karachi-Pakistan
(Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN: 111-742-782)

Health Devotion